دردِ اُلفت

محمد اصغر میرپوُری

ادبستان ۰ لاہور

نام کتاب	:	دردِالفت
شاعر	:	محمد اصغر میرپوری
اشاعت اوّل	:	جون 2012ء
طابع	:	رانا پرنٹرز، لاہور
ناشر	:	ادبستان، لاہور

ادبستان

6-C دربار مارکیٹ، نزد داتا دربار، لاہور
☎: +92-42-37212348 Cell: 0300-4140207
E-mail: joinadabistan@gmail.com

انتساب

محترم

محمد فاروق، محمد طارق

اور

لارڈ نذیر احمد

کے نام

جو میرے بھائی بھی ہیں اور دوست بھی۔

☆

ہم کو یہ کیسے مقدر ملے ہیں
مانگے پھول تو پتھر ملے ہیں

تمہارے دامن میں ہیرے موتی
اور ہم کو تو کنکر ملے ہیں

ترتیب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

ہر حمد وثناء اپنے اللہ کے لیے اور بے شمار درود وسلام نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر، میرے خیال میں میرے اللہ کا مجھ پہ خاص کرم ہے جو میں اتنا کچھ لکھ چکا ہوں ۔ مجھے یاد ہے کہ ایک بار میں پاکستان گیا تھا تو دیکھا فرحت عباس شاہ ہر ماہ اپنا شعری مجموعہ شائع کرتے تھے تو میں حیران ہوتا کہ وہ کیسے ایسا کرتے ہیں وہ اس لیے کے ایک بار ایک لطیفہ پڑھا تھا کہ ایک شخص مرزا غالبؔ کے پاس گیا تو پوچھا کہ آپ دن میں کتنی غزلیں لکھتے ہیں انہوں نے جواب دیا کہ کبھی ایک کبھی دو غزلیں دن بھر میں لکھتا ہوں ۔تو وہ صاحب بولے کہ اتنی تو میں پاخانے میں جاتا ہوں تو لکھ لیتا ہوں اس پر غالب نے کہا پھر ان سے بدبو تو بڑی آتی ہوگی ۔خیر یہ صرف لطیفہ ہی ہے میرے خیال میں اس میں حقیقت کوئی نہیں ۔میں فرحت عباس شاہ کا کلام پڑھتا تو شاعری میں وہی خوبصورتی جو پہلی کتابوں میں تھی ۔میں سوچتا تھا کاش چھ ماہ میں ایک

کتاب لکھ سکوں تو میرے لیے یہ بہت بڑی بات ہوگی۔شاید خدا نے میری دعا سن لی پھر چھ ماہ میں ایک شعری مجموعہ میں مکمل کر دیتا تھا۔ابھی تک یہی میرا معمول ہے مگر مصیبت یہ ہے کہ کتابیں چھپوانے کے لیے سرمائے کی ضرورت ہوتی ہے جو کہ میرے پاس نہیں ہے پھر بھی دوستوں کا ممنون ہوں جو مدد کر دیتے ہیں۔ بلکہ وہ مجھے اپنا نام بھی نہیں لکھنے دیتے کہ ان کا شکریہ ادا کروں۔

آپ کی دعاؤں کا طالب
محمد اصغر میرپوری

غزلیات

تیرے سوا کوئی نہیں دلبر میرا
تجھے کیا خبر کہ توُ ہی میری دلربا ہے

تیری خاطر جو کچھ لکھتا ہے اصغؔر
میرا کوئی کمال نہیں یہ اللہ کی عطا ہے

زندگی میں کبھی نہ تکبر کرنا دوستو
ہر مصیبت میں تم صبر کرنا دوستو

روزِ محشر یہی عمل ہمارے کام آئے گا
ہرپل اپنے اللہ کا ذکر کرنا دوستو

سبھی نعمتیں عطا ہیں پروردگار کی
تم کسی بات کا نہ فخر کرنا دوستو

جتنا ملے اسی پر قناعت کرنا تم
کسی کے حق پہ نہ نظر کرنا دوستو

نیک کاموں میں اپنا حصہ ڈالتے رہنا
کوئی بُرا کام نہ مگر کرنا دوستو

☆......☆......☆

ہم کسی سے بھلا کیا مانگتے ہیں
شیطان سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں

اور کچھ تو کسی کو دے نہیں سکتے
ہر کسی کے حق میں دعا مانگتے ہیں

کسی جھوٹے سہارے کی حاجت نہیں
دو جہانوں کے اللہ کا آسرا مانگتے ہیں

ہمیں کسی سے کوئی لالچ نہیں
اک محبت بھری نگاہ مانگتے ہیں

دوستوں سے کچھ طلب نہیں کرتے
ان سے صرف ان کی وفا مانگتے ہیں

آج کیوں نہ خاموشی کو توڑ دیا جائے
سرعام ان سے محبت کا اظہار کیا جائے

اگراس کے دل تک میری ندا نہ پہنچے
تو ایسے عالم میں پھر کیا کیا جائے

ہماری کہانی بھی لیلیٰ مجنوں سی ہے
کیوں نہ اسے کوئی سندر سا نام دیا جائے

جس افسانے کی کوئی انتہا نہ ہو
بہتر ہے اسے ادھورا چھوڑ دیا جائے

تو جو اصغر کے پہلو میں نہیں ہے
تجھ سے دور رہ کر نہ جیا جائے

☆......☆......☆

جس نے کیا ہے ہمیں دل شکستہ
ملتا نہیں ہے اس کے دل کا پتہ

ان سے انصاف ملنا ممکن نہیں
دلوں سے کھیلنا ہے جن کا پیشہ

میں دنیا کے کسی خطے میں جاؤں
اک چہرہ میرے سامنے رہتا ہے ہمیشہ

اور سبھی ناطے ٹوٹ سکتے ہیں
ٹوٹ نہیں سکتا دو دلوں کا رشتہ

اصغؔر اگر خطاؤں کا پتلا نہ ہوتا
پھر سبھی اسے بھی سمجھتے فرشتہ

☆......☆......☆

میں نے جس شخص کو ہنسایا بہت
کیا بتاؤں اسی نے مجھ کو رلایا بہت

وہ میرے دل کی بازی جیت کر چل دیا
اس کے بعد وہ مجھے یاد آیا بہت

وہ آج بھی میری یادوں میں ہے
جسے میں نے دل سے بھلایا بہت

جو نظر سے گر گیا اسے گرنے دیا
ٹھوکر کھا کر گرنے والوں کو اٹھایا بہت

آج دن بھر خود سے گفتگو رہی
اس کے بعد دیوانوں کی طرح مسکرایا بہت

☆......☆......☆

اپنے غموں کو پاس بٹھا لیتا ہوں
ان سے باتیں کرکے دل بہلا لیتا ہوں

تھک جاتے ہیں جب باتیں کرتے کرتے
پھر بڑے پیار سے انہیں سلا لیتا ہوں

غم محبت دردِ جدائی سے جب بات کروں
زیست کی رو داد سنا کر انہیں رلا لیتا ہوں

یہ کسی کے سامنے چھلکنے نہ لگیں
آنسوؤں کو یہ بات پہلے سمجھا لیتا ہوں

پروردگار نے مجھے ایسا ظرف بخشا ہے
میں غم میں بھی مسکرا لیتا ہوں

☆......☆......☆

جب اس کے خط کا جواب لکھتا ہوں
میں اس کا نام مہتاب لکھتا ہوں

وہ پڑھ کر شرمسار ہی ہوتا ہو گا
تعریف میں باتیں بے حساب لکھتا ہوں

وہ نازک ہے کسی پھول کی صورت
اسی لیے میں اسے گلاب لکھتا ہوں

اس کی آنکھوں میں مے کا نشہ ہے
اس کی آنکھوں کو شراب لکھتا ہوں

شاعری کرنا میرا محبوب مشغلہ ہے
علم نہیں اچھی یا خراب لکھتا ہوں

☆......☆......☆

اسے اپنے تصور میں بلا لیتا ہوں
اس کے نام کی محفل سجا لیتا ہوں

اِس میں اُس کا بھلا کیا جاتا ہے
ایسا کرکے رونق دل بڑھا لیتا ہوں

یہاں دوستی کوئی نہیں نبھاتا
مگر میں بہت جلد دوست بنا لیتا ہوں

تیری تصویر میں ایسا جمال ہے
دیکھتے ہی سینے سے لگا لیتا ہوں

میرے سخن میں کوئی خاص بات ہے
جو روٹھے دوستوں کو منا لیتا ہوں

☆......☆......☆

خدا کے لیے اب نہ یاد آؤ مجھے
بہتر ہے کہ تم بھول جاؤ مجھے

میرے خیالوں میں بار بار آکر
اے دوست اب یوں نہ ستاؤ مجھے

میں تمھیں اپنے تصور میں نہ لاؤں
تم کوئی ایسا گُر سکھاؤ مجھے

تمہاری جدائی میں کہیں مر نہ جاؤں
میرے پاس آکے تم بچاؤ مجھے

میں خود سے بے خبر ہو چکا ہوں
میں تمہارا کیا ہوں! سمجھاؤ مجھے

☆......☆......☆

کسی کو کیا خبر کیا حالت ہماری ہے
زندگی کانٹوں کی سیج پہ گزاری ہے

تو کیا جانے میں تجھے کتنا چاہتا ہوں
اس دنیا میں توُ مجھے سب سے پیاری ہے

تم شاید میری چاہت کو دل لگی سمجھو
مگر ہماری تم سے عمر بھر کی یاری ہے

یہ جسے لگے اس کا بچنا محال ہوتا ہے
عشق جی کی ضرب بڑی کاری ہے

تیرے چہرے کے سوا کچھ نظر نہیں آتا
میری آنکھوں میں تیرے پیار کی خُماری ہے

☆......☆......☆

دنیا میں کسی کو مجھ سے پیار نہیں ہے
اب آنکھوں کو کسی کا انتظار نہیں ہے

میں اپنے دکھڑے یہاں کس کس کو سناؤں
سارے شہر میں میرا کوئی غم گسار نہیں ہے

جسے سارے جہاں سے زیادہ چاہتا ہوں
اسے ہی میری محبت پہ اعتبار نہیں ہے

تیرے ہجر کی خزاں سے دوستی کرلی ہے
اپنے مقدر میں تیرے وصل کی بہار نہیں ہے

وہ لوگ بھی دوستی کا ہاتھ بڑھانے لگے ہیں
جن کا میری نظر میں کوئی معیار نہیں ہے

☆......☆......☆

پیار کرنے والوں کو رونا پڑتا ہے
اس میں دل کا سکون کھونا پڑتا ہے

اور کچھ تو انسان کو ملتا نہیں ہے
یادیں سینے سے لگا کر سونا پڑتا ہے

دل کی بات کسی سے کہہ نہیں سکتا
دنیاسے چھپ کر آنسو بہانا پڑتا ہے

کہیں دل کا بھید کوئی جان نہ لے
نہ چاہتے ہوئے بھی مسکرانا پڑتا ہے

محبت میں ایسا بھی ہوتا ہے اکثر
انسان کو اپنا جنازہ خود اٹھانا پڑتا ہے

☆......☆......☆

جس کے دم سے میری زیست میں تھا اجالا
اس کے دل سے ہمیں ملا ہے دیس نکالا

آج وہی ہمارا دل توڑ کر چل دیئے
دن رات جپتے تھے جس کے نام کی مالا

کئی بار دستک دینے پہ نہیں کھولتے
ایک دن گھس جاؤں گا دل کا توڑ کے تالا

اب نہ جانے وہ ملنے سے کیوں کتراتے ہیں
ہمیں تو نظر آتا ہے دال میں کچھ کالا

جو ہمیں دل ہی دل میں چاہتے رہے
آج دنیا کے سامنے کہتے ہیں اصغؔر لالہ

☆......☆......☆

جب مجھ پہ اس کی نظر پڑتی ہے
آنکھوں کے سہارے بات کرتی ہے

میرا دل اس بات کی گواہی دیتا ہے
پیار کرتی ہے مگر کہنے سے ڈرتی ہے

یہ کہیں میری خوش فہمی نہ ہو
لگتا ہے کہ وہ مجھ پہ مرتی ہے

میں اپنے دل کو تھام لیتا ہوں
میرے قریب سے جب وہ گزرتی ہے

میرے تو ہوش اڑ جاتے ہیں
جب وہ مورنی جیسی چال چلتی ہے

☆......☆......☆

میرے دل سے جب وہ ہجرت کرے گا
روئیں ہم ، وہ عیش و عشرت کرے گا

جب ملنے کو بے تاب ہو گا
آ کر میرے دل کی زیارت کرے گا

خدا کرے کوئی ایسا وقت بھی آئے
جب کوئی نہ کسی سے عداوت کرے گا

میرا دل توڑ کے جانے والے یاد رکھنا
ایک دن تیرا ضمیر تجھے ملامت کرے گا

نہ جانے وہ دن کب آئے گا اصغؔر
جب ہر انسان محبت کی بیعت کرے گا

☆......☆......☆

جس کا خیال تنہائی میں میراساتھ نبھاتا ہے
ایسا لگتا ہے وہ مجھے بھولتا جاتا ہے

وہ بار بار ایسا کیوں کرتا رہتا ہے
میرا دل یہ بات سمجھ نہ پاتا ہے

مجھے بھولنے والے سے کوئی کہہ دے
وہ تو ہر گھڑی مجھے یاد آتا ہے

جب اس کا کوئی فون نہیں آتا
میرا دل کسی پھول کی طرح مرجھاتا ہے

اے دوست اپنی عافیت کی خبر دیا کرو
تو جانتا ہے کہ اصغرؔ جلد گھبرا جاتا ہے

☆......☆......☆

غم ہر پل میرے آس پاس رہتا ہے
اسی لیے میرا من اداس رہتا ہے

تو بھی یہیں کہیں چھپا ہے پیارے
مجھے اس بات کا احساس رہتا ہے

تو اس طرح میرے ساتھ ہے
جیسے ناخن کے ساتھ ماس رہتا ہے

جسم سے محبت کی باس آتی ہے
میرے دل میں اک محبت شناس رہتا ہے

میرے کانوں میں اس کی آواز گونجتی رہتی ہے
ایسا محسوس ہوتا ہے وہ میرے پاس رہتاہے

☆......☆......☆

سب سے انوکھی ان کی ادائیں ہیں
زلفیں ہیں کے گھنگور گھٹائیں ہیں

بن سنور کے وہ گھر سے نکلے ہیں
اس لیے کتنی حسیں فضائیں ہیں

جب بھی غموں کی دھوپ ہوتی ہے
اس کی باتیں دیتی مجھے چھائیں ہیں

اِن دنوں اُن سے مراسم نہ سہی تو کیا
مجھے آج بھی یاد اُن کی وفائیں ہیں

میرے کانوں میں ہر پل گونجتی ہیں
نہ جانے یہ کس کی صدائیں ہیں

☆......☆......☆

ہم بچپن سے جن کے دیوانے ہیں
وہی اس بات سے بیگانے ہیں

شمع کی خاطر جو مر مٹیں
ہم تو کچھ ایسے پروانے ہیں

محبت کا ہمیں یہ صلہ ملا ہے
زیست میں ویرانے ہی ویرانے ہیں

ہماری آنکھوں میں صرف آنسو
ان کے لبوں پہ محبت کے ترانے ہیں

وعدہ کرکے مکر جاتے ہو جاناں
یہ تو پیچھا چھڑانے کے بہانے ہیں

☆......☆......☆

دنیا میں میرا ایک مہرباں ہے
وہ بھی مجھ سے بدگماں ہے

میری ہر بات کی خبر رکھتا ہے
اس کے سوا کوئی نہ رازداں ہے

اس کی یاد جب بھی آتی ہے مجھے
آنسوؤں کا سمندر ہوتا رواں ہے

کئی دنوں سے تیری کوئی خبر نہیں آئی
بتا اے دوست آج کل تو کہاں ہے

تو نے کئی سالوں سے دوستی نبھائی ہے
اصغؔر پہ تیرا یہ بہت بڑا احساں ہے

☆......☆......☆

جب دل دھڑکتا رہتا ہے
تو درد گھٹتا رہتا ہے

جب کبھی رک جاتا ہے
پھر درد بڑھتا رہتا ہے

مجھے ہچکیاں آتی رہتی ہیں
کوئی یاد کرتا رہتا ہے

تیری باتیں یاد کرکے
کوئی بے چارہ ہنستا رہتا ہے

تنہائی میں اکیلے بیٹھ کر
تیری یادوں سے لڑتا رہتا ہے

☆......☆......☆

بھلے لوگ بچھڑ جاتے ہیں چند مہینوں میں
پیار ہوا تو جانا کہ وفا ہوتی ہے حسینوں میں

عام سانپ سے بچنا تو آسان لگتا ہے
ان سے کیسے بچیں جو چھپے ہیں آستینوں میں

میرے انتخاب کا کیا پوچھتی ہو جاناں
وہ ایک بے مثال نگینہ ہے نگینوں میں

وہ پیار و محبت کا پیغام کسی کو کیا دیں گے
جو نفرت کے ناگ پالتے ہیں اپنے سینوں میں

ساری دنیا میں میرے یار کا نہیں کوئی ثانی
وہ تو اول نمبر ہے سب ناز نینوں میں

☆......☆......☆

ہم کو تمام عمر کے لیے دیدہ تر کر گیا ہے
جب سے روٹھ کر کوئی دیدہ ور گیا ہے

میرے دل میں اسے کس چیز کی کمی تھی
جو چھوڑ کے وہ اتنا پیارا گھر گیا ہے

ابھی سے اسے جانے کی کیا جلدی تھی
اس بات سے مجھے پریشان کر گیا ہے

پہلی ہی چاہت میں اتنے غم ملے ہیں
اب دوسری بار محبت کرنے سے دل ڈر گیاہے

اب کبھی اصغرؔ کو نہ ڈھونڈنا اے دوست
وہ سدا کے لیے چھوڑ تیرا نگر گیا ہے

☆......☆......☆

ہمارا کوئی ترجماں نہیں ہے
دنیا میں کوئی راز داں نہیں ہے

منزل سے بھٹکے ہوئے ہیں ہم
ملتا ہمیں کوئی کارواں نہیں ہے

اب تو جسم ہی جسم ہے باقی
اس میں بھی مگر جاں نہیں ہے

میرے تصور کا یہ کمال ہے جاناں
کوئی ایسی جگہ نہیں تو جہاں نہیں ہے

تُو بھی مجھے ساتھ رکھ اسی طرح
پھر دیکھ کہ تیرا اصغؔر کہاں نہیں ہے

☆......☆......☆

عشق عروج پہ ہے زندگی میں زوال ہے
میرا دل توڑنے والے بتا تیرا کیا حال ہے

ساری دنیا ہمارے دل سے کھیلتی رہی ہے
جو تو نے کھیل لیا اس میں کیا کمال ہے

مجھے بے وفا لوگ بڑے پیارے لگتے ہیں
آج کل مجھ کو صرف تیرا ہی خیال ہے

اے دوست تو نے مجھے دھوکہ کیوں دیا
تجھ سے میرا فقط اتنا ہی سوال ہے

جو پیار کرنے والوں سے دغا کرتے ہیں
ایک دن ان کا ہوتا بڑا برا حال ہے

☆......☆......☆

صبر و رضا میں اپنا کوئی ثانی نہیں رکھتے
بے وفاؤں کی کبھی کوئی نشانی نہیں رکھتے

جس حال میں مولا رکھے خوش رہتے ہیں
اپنے ماضی کی یاد کوئی کہانی نہیں رکھتے

زیست میں دکھ سکھ تو آنی جانی شے ہے
غم کے دور میں آنکھوں میں پانی نہیں رکھتے

نشیب و فراز کا ڈٹ کر مقابلہ کرتے ہیں
ایسی باتوں سے دل میں پریشانی نہیں رکھتے

تنہا جینا اپنی عادت سی ہو گئی ہے دوستو
بے درد دنیا میں اپنا دل جانی نہیں رکھتے

☆......☆......☆

ویسے تو میرے اشعار دل بہلانے کے لیے ہیں
ان میں سے کچھ سردرد بڑھانے کے لیے ہیں

اب یہ بھی نہیں کہ ان سے کسی کی یاد آئے
یہ تو بُرے وقت کو بھلانے کے لئے ہیں

پیر صاحب کی مصنوعی بتیسی پہ نہ جانا
وہ دانت تو مریدوں کو دکھانے کے لئے ہیں

ان میں ذرہ بھر بھی حقیقت نہیں ہوتی
یہ تو اپنی پڑوسن کو پٹانے کے لئے ہیں

یہ کتابوں بھری میرے گھر کی الماریاں
تیسری جماعت پہ رعب جمانے کے لئے ہیں

☆......☆......☆

زیست غموں سے نڈھال ہے
دل میں تیرا ہی خیال ہے

اس سے زیادہ کچھ نہیں چاہئے
ایک فون کال کا سوال ہے

ایک بار آکر دیکھ تو لے
تیری جدائی میں کیا میرا حال ہے

آنکھوں سے آنسو رکتے نہیں
ہاتھ میں تیرا دیا ہوا رومال ہے

ایسی حالت میں بھی جی رہا ہوں
یہ تیرے دیوانے اصغؔر کا کمال ہے

☆......☆......☆

جب تُو میرا تصور ہو جاتا ہے
میرا سارا گھر معطر ہو جاتا ہے

کچھ عجیب سا سحر چھا جاتا ہے
اصغؔر اپنے آپ سے بے خبر ہو جاتا ہے

کیا بتاؤں تیرا خیال آتے ہی جاناں
اسی پل میرا چہرہ منور ہو جاتا ہے

جس کے دل میں محبت نہیں ہوتی
ایسا بے حس انسان پتھر ہو جاتا ہے

عشق کے سمندر میں اگر اناڑی غوطہ لگائے
اصغؔر کی طرح وہ بھی شناور ہو جاتا ہے

☆......☆......☆

جی رہا ہوں یا زندگی سے دھوکا کر رہا ہوں
جو غم ملے ان سے سمجھوتہ کر رہا ہوں

دنیا والوں کی نظروں میں زندہ ہوں لیکن
تیری جدائی میں گھٹ گھٹ کے مر رہا ہوں

بجھتے جا رہے ہیں میری امیدوں کے چراغ
اپنے خون جگر سے انہیں بھر رہا ہوں

اس نے مجرم ٹھہرایا ہے اپنی عدالت میں مجھے
میں بھی کچھ کہے بنا سرِ تسلیم خم کر رہا ہوں

اصغرؔ کی فطرت میں نہیں کسی سے دغا کرنا
پھر نہ جانے کیوں بار بار وضاحت کر رہا ہوں

☆......☆......☆

مجھے اپنے دل کا حال سنانے نہیں دیتا
اس سے کتنا پیار ہے یہ بتانے نہیں دیتا

تنہا رہ کر وہ اتنا پتھر دل ہو گیا ہے
اپنے سوئے ہوئے جذبات جگانے نہیں دیتا

جی چاہتا ہے کہ ابھی اس سے جا ملوں
مگر وہ مجھے اپنے شہر آنے نہیں دیتا

اس کی جدائی کے جو زخم ہیں سینے میں
انہیں کسی کو دکھانے نہیں دیتا

جب کبھی بھولے سے آتا ہے خوابوں میں
مجھے اپنی نظروں سے دور جانے نہیں دیتا

☆......☆......☆

فون پہ جب تجھ سے بات ہوتی ہے
میرے لیے یادگار ساعت ہوتی ہے

میرا دل زور سے دھڑکنے لگتا ہے
جب کبھی تجھ سے ملاقات ہوتی ہے

تیری عدالت میں زباں ساتھ نہیں دیتی
جب میرے کیس کی سماعت ہوتی ہے

دن تو دنیا کے جھمیلوں میں گزر جاتا ہے
تو کیا جانے کتنی تنہا میری رات ہوتی ہے

یہ روز کی تنہائی شاید مجھے مار ڈالتی
مگر ساتھ تیری یادوں کی بارات ہوتی ہے

☆......☆......☆

اپنے دل میں مجھے رہنے دے
آج اپنے دل کی بات کہنے دے

ایک دن اِن کا عادی ہو جاؤں گا
میرے غم مجھے تنہا سہنے دے

ایسی باتوں کا تو ملال نہ کر
لوگ جو کہتے ہیں کہنے دے

میرے زخموں کا مداوا نہ کر
ابھی کچھ دیر انہیں رسنے دے

مجھے اک خاص بات کہنی تھی
چھوڑ اُسے میرے دل میں رہنے دے

☆......☆......☆

جب کسی دوست کا انتقال ہوتا ہے
پھر انسان کو بڑا ملال ہوتا ہے

وہ بُرے کاموں میں ملوث نہیں ہوتے
جن کی رگوں میں رزق حلال ہوتا ہے

خدا کسی کو ایسا عروج نہ دے
جس کے بعد زوال ہی زوال ہوتا ہے

دنیا کے بازار میں اسی کی قدر ہے
جس گاہک کی جیب میں مال ہوتا ہے

اپنے اشعار سے پتھر کو ہیرا بنا دے
یہ سب اصغؔر کے تخیل کا کمال ہوتا ہے

☆......☆......☆

میرا وہ دوست بڑا وفا شناس ہے
جو دور رہ کے بھی میرے پاس ہے

اس سے وصل کی آس لگائے بیٹھا ہوں
مگر مجھے اس کا ہجر ہی راس ہے

اس کی خوشبو رچی ہے فضاؤں میں
یوں لگتا ہے وہ میرے آس پاس ہے

آنکھوں کی گلیوں کو تیرا انتظار ہے
تیرے بن میری دنیا مگر اداس ہے

مجھے تیری ہر الجھن کا احساس ہے
یہ نہ سمجھنا کہ اصغرؔ خود شناس ہے

☆......☆......☆

غم جب رگ و پے میں اتر جاتا ہے
تو پھر کمزور انسان بکھر جاتا ہے

جسے اللہ نے صبر کی دولت بخشی ہے
ایسے سانحہ سے مسکراتے گزر جاتا ہے

اس کی زیست میں ایسا انقلاب آتا ہے
جس سے وہ انسان اور بھی نکھر جاتا ہے

میں جب بھی اس کی آنکھوں میں جھانکتا ہوں
میرا دریا اس کے سمندر میں اتر جاتا ہے

عشق سے اپنا دامن بچا کے رکھنا دوستو!
یہ اچھے بھلے کو بے گھر کر جاتا ہے

☆......☆......☆

گو میرے جسم میں سفر کی تھکان بہت ہے
لیکن میرے پروں میں ابھی اڑان بہت ہے

وہ کیسے زمانے کی خرافات میں کھو جائے
جس کا مسلماں کی طرح پختہ ایمان بہت ہے

میں اس کے پیار کو کیسے ٹھکرا دوں
جس کا پہلے ہی میرے سر احسان بہت ہے

دھن دولت کے پیچھے پڑی ہے ساری دنیا
جہاں دیکھو ادھر ہی محبت کا بحران بہت ہے

تیری یادوں سے ہر پل جنگ ہوتی رہتی ہے
اسی لیے میرے دل کا میدان لہولہان بہت ہے

☆......☆......☆

کوئی تو ہے جو مجھے اپنا حبیب کہتا ہے
ورنہ شہر کا ہر بندہ مجھے رقیب کہتا ہے

کچھ نہ کچھ لکھتے رہنا ہی میرا مشغلہ ہے
کوئی شاعر تو کوئی مجھے ادیب کہتا ہے

میرے پیار نے اس کی قسمت بدل دی
اسی لیے وہ مجھے اپنا نصیب کہتا ہے

اسے جس دن بہت پیار آتا ہے مجھ پر
آئی لو یو میرے کان کے قریب کہتا ہے

میں جب اس کی ثناء میں کوئی شعر کہتا ہوں
وہ کہتی ہے اب اصغرؔ شعر عجیب کہتا ہے

☆......☆......☆

مجھے بڑے حسیں خواب آتے ہیں
ان میں بڑے حسیں مہتاب آتے ہیں

پوچھا سپنوں میں کیوں جناب آتے ہیں
بولے تجھ سے چکانے حساب آتے ہیں

فلسفہ پیار کا ہمیں نہ سمجھاؤ جاناں
ہمیں محبت کے سبھی آداب آتے ہیں

جب عشق کے امتحاں میں بیٹھتے ہیں
ہر بار ہو کے ہم کامیاب آتے ہیں

جب سے ہوئی ہے الفت کسی سے
آنکھوں کو نظر اسی کے سراب آتے ہیں

☆......☆......☆

وہ حسیں جو بہت خوبصورت ہے
مجھے اس سے بے حد محبت ہے

ہم دونوں کا کوئی سہارا نہیں
ہمیں ایک دوسرے کی ضرورت ہے

چاہت بنا زندگی ادھوری لگتی ہے
کسی سے محبت کرنا قانونِ قدرت ہے

محبت کسی سے بھی ہو سکتی ہے
سنتے آئے ہیں کہ یہ انسانی فطرت ہے

جینے کو تیرے بن بھی جی رہا ہوں
مجھے داد دے کہ میری کتنی ہمت ہے

☆......☆......☆

اپنی تمام عمر گزری ہے سفر میں
زیست کی ناؤ سدا رہی ہے بھنور میں

میرے دشمن ہزاروں اور تنہا تھا میں
ان کے خوف سے گھبرایا نہیں مگر میں

آج کل شیشے کے گھر میں رہتا ہوں
اسی لیے کسی پہ پھینکتا نہیں پتھر میں

اُدھر وہ انا کے قفس سے نہ نکل پائے
ہجر کے زنداں میں قید ہوں اِدھر میں

اس ستم گر میں کیسی کشش ہے
رہ سکتا نہیں کبھی اُس سے دور میں

☆......☆......☆

صرف تو میرا محبوب ہے ، جب اس نے کہا مجھے
عشق کے رتھ پہ سوار ہوں ، یوں لگا مجھے

اپنی محبت کی لکیر میرے ہاتھ میں دیکھ کر
بولی ، سوالی تو کیا چاہتا ہے ، یہ بتا مجھے

میرے اداس دل کو ذرا سکوں ملے
تُو کوئی ایسی درد بھری نظم ، سنا مجھے

تیری جدائی کہیں مار ہی نہ ڈالے مجھے
خدا کے لئے تنہا چھوڑ کے ، نہ جا مجھے

تیرا بیمارِ محبت دنیا سے گزر نہ جائے
آخری بار آکر اپنے گلے سے لگا مجھے

محبت کے جو لوگ دعوے کرتے رہے
آج وہ جا رہے ہیں لحد میں ، دفنا مجھے

تنہائی میں یہ عالم ہے میری اداسی کا
کوئی نہیں ہے میت روح پیاسی کا

اک تیرے سوا کچھ اور نظر نہیں آتا
اب یہ حال ہے میری بدحواسی کا

غریب کا پیٹ جو بھرا تو نیند بھی آئی
بریانی سے زیادہ مزہ تھا روٹی باسی کا

منہ موڑ کے جانے والے ذرا سنتا جا
تمہارا دعویٰ تھا ہم سے روح شناسی کا

خدا کے سامنے کوئی چھوٹا بڑا نہیں
چاہے کوئی بیٹا ہو چودھری یا مراسی کا

☆......☆......☆

میری نظر میں تیرا بڑا اعلیٰ مقام ہے
تو میرے لیے خاص ہے نہ کہ عام ہے

میں تم سے بے پناہ محبت کرتا ہوں
کیا اس بات میں بھی کوئی کلام ہے

ہم جب کسی سے پیار کرتے ہیں
پرواہ نہیں کرتے کہ کیا ہونا انجام ہے

میں کسی اور کا تصور بھی کیسے کروں
میرے لبوں پہ ہر پل رہتا تیرا نام ہے

یہ تو سب کچھ اس دوست کی نذر ہے
کانوں میں رس گھولتا ہوا جس کا نام ہے

☆......☆......☆

کچھ لوگ بڑی ہوشیاری کرتے ہیں
دکھانے کے لیے پرہیزگاری کرتے ہیں

زندگی میں ایسے دوست بھی ملے ہیں
جو بات بات پہ اداکاری کرتے ہیں

ہم نے تو اپنے مشاہدے کی بات کی ہے
یہ نہ سمجھنا کہ بات تمہاری کرتے ہیں

جو احساسات کو صفحہء قرطاس پہ لانا چاہیں
وہی عظیم لوگ تو شاعری کرتے ہیں

ہم جب باتیں کرنے کے موڈ میں ہوں
اصغؔر جی پھر سبھی باتیں پیاری کرتے ہیں

☆......☆......☆

دیکھ تیرے در پہ اک دکھیارا آیا ہے
اسے محبت کی بھیک دے بے چارہ آیا ہے

جب کسی نے پیار سے میری جھولی بھری
پھر یاد اک ساتھی پیارا آیا ہے

تمہیں میری علالت کی خبر نہیں پہنچی
ورنہ عیادت کو تو شہر سارا آیا ہے

آکے دیکھ لے دیوانے کیسے ہوتے ہیں
تیری گلی میں کوئی مقدر کا مارا آیا ہے

ہم نے جب بھی کسی در پہ دستک دی
آواز آئی مُنی دیکھو کوئی بے سہارا آیا ہے

☆......☆......☆

مجھے تم سے محبت ہے
تمہیں دیکھنے کی حسرت ہے

میرے آنسوؤں کا غم نہ کرو
مجھے رونے کی عادت ہے

میری چاہت اوروں سے جدا ہے
میرے لیے محبت اک عبادت ہے

دل میں سکون نہ آنکھوں میں نیند
لگتا ہے تیرے غم کی شدت ہے

میں تجھے اپنا بنا نہ سکا
اس بات پہ مجھے ندامت ہے

☆......☆......☆

آپ کا جب جی چاہے ہمیں آزمایئے
مگر ایک بار اپنا دیدار تو کرایئے

میرے دل کو اپنا ہی گھر سمجھئے
آپ کا جب جی چاہے آیئے جایئے

کئی سالوں سے آپ کے دیوانے ہیں
ہمیں دیکھ کر تو یوں نہ شرمایئے

آپ کی مسکراہٹ بڑی جان لیوا ہے
ہم جاں بلب ہیں آخری بار مسکرایئے

اصغؔر سے گر ملنے کا ارادہ نہیں
تو ابھی میرے دل سے بوریا بستر اٹھایئے

☆......☆......☆

ہم جب انہیں اپنا حال دل سناتے ہیں
خود روتے ہیں اور انہیں رلاتے ہیں

جب وہ خفا خفا سے رہتے ہیں ہم سے
پھر ہم بڑے پیار سے انہیں مناتے ہیں

ہماری محبت کا اب یہ عالم ہے
وہ نہ خود بولتے ہیں نہ ہمیں بلاتے ہیں

تیرے نقشِ پا کی مٹی پلکوں سے لگاتے ہیں
اور کسی کے اتنے ناز ہم کب اٹھاتے ہیں

اپنی جھوٹی سہیلیوں کی باتوں میں آ کر
کیوں اصغؔر پہ جھوٹے الزام لگاتے ہیں

☆......☆......☆

جو لوگ بات بات پہ مسکراتے ہیں
ان کی زیست میں غم بہت آتے ہیں

جو انسان دل کے صابر ہوتے ہیں
وہ غم کھا کر بھی سنبھل جاتے ہیں

زیست کے غموں سے کیسے لڑنا ہے
یہ بات اوروں کو بھی سمجھاتے ہیں

زندگی میں خوشیوں کے آتے ہی
بُرا وقت سپنا سمجھ کر بھول جاتے ہیں

کسی کی مسکراہٹوں پہ نہ جانا دوستو!
ہم ہنسی کے پردے میں غموں کو چھپاتے ہیں

☆......☆......☆

کل اس نے اپنے گھر بلایا مجھے
اپنی روودادِ غم سنا کر رُلایا مجھے

راہ سے بھٹکا ہوا انسان تھا میں
اس نے جینے کا قرینہ سکھایا مجھے

میں تو ایک ٹمٹماتا ہوا چراغ تھا
اس کی چاہت نے جگمگایا مجھے

مجھ سے قطع تعلق تو کر لیا اس نے
مگر کسی طرح بھی بھلا نہ پایا مجھے

اصغؔر کو جب بھی کوئی خوشی ملی
اس گھڑی وہ بچھڑا ساتھی یاد آیا مجھے

☆......☆......☆

بڑے کٹھن ہوتے ہیں لمحے جدائی کے
جلد ہم عادی ہو جاتے ہیں تنہائی کے

تم دنیا والوں سے گلہ نہ کرنا کبھی
یہاں تو بھائی کام نہیں آتے بھائی کے

یہ جو تم بار بار روٹھ جاتے ہو دوست
مجھے نظر آتے ہیں آثار جدائی کے

کچھ لوگ خود تو کبھی وفا کرتے نہیں
ہم سے انہیں رہتے ہیں گلے بے وفائی کے

ساری دنیا پہ اُس کا راج نظر آتا ہے
نہ جانے کون پر کاٹے گا اِس برائی کے

☆......☆......☆

وہ جو میرے دل کی صدا لگتا ہے
نہ جانے وہ اجنبی میرا کیا لگتا ہے

جس کی قبولیت میں ابھی دیر ہے
مجھے ایسی ہی کوئی دعا لگتا ہے

ہمارا روحانی رشتہ تو بڑا پرانا ہے
دیکھنے والوں کو یہ تعلق نیا لگتا ہے

جس نے میری زیست کو روشن کیا
مجھے وہ ایسا ایک دیا لگتا ہے

جس دن اس سے بات ہو جاتی ہے
اُس روز میرا چہرہ ہرا بھرا لگتا ہے

اِس سے قبل تو سبھی بے وفا دوست ملے
مگر یہ مجھے دل کا کھرا لگتا ہے

دنیا میں اک تو ہی میری ہمنوا ہے
میرے سوا کوئی نہ میرا رہنما ہے

زندگی میں ہم سے کبھی دور نہ جانا
ہماری تم سے صرف اتنی التجا ہے

پہلی نظر میں ہم آپ کے دیوانے ہوگئے
زمانے بھر سے جدا آپ کی ہر ادا ہے

جہاں آپ کا جی چاہے لے جایئے مجھے
اب آپ سے وابستہ میری رضا ہے

تیرے سوا کوئی نہیں دلبر میرا
تجھے کیا خبر کہ توُ ہی میری دلربا ہے

تیری خاطر جو کچھ لکھتا ہے اصغؔر
میرا کوئی کمال نہیں یہ اللہ کی عطا ہے

وہ نہیں ملتے تو بے قرار کرتے ہیں
جب ملتے ہیں تو پھر تکرار کرتے ہیں

وہ میری باتوں کا اعتبار نہیں کرتے
ہم پھر بھی انہیں پیار کرتے ہیں

جب سے ہمیں کسی سے محبت ہوئی ہے
اب لوگ ہمیں دیوانوں میں شمار کرتے ہیں

ہم ان کی ہر بات کا بھرم رکھتے ہیں
وہ اپنی محفل میں بلا کر شرمسار کرتے ہیں

ہم ان کا نام کبھی لب پہ نہیں لاتے
مگر دل ہی دل میں انہیں پیار کرتے ہیں

☆......☆......☆

ہم پہ کسی کی مہربانی ہو گئی ہے
اسی لیے زیست سہانی ہو گئی ہے

ہمیں اور کسی سے گلہ کیوں ہو
بادِ صبا بھی دشمن جانی ہو گئی ہے

بچھڑے یار کی صورت دیکھتے ہی
خوشی کے مارے آنکھ پانی ہو گئی ہے

میرے شہر میں اتنی زیادہ گھٹن ہے
یہاں صبا بھی آ کر دیوانی ہو گئی ہے

اب میری نظمیں ہی میری ساتھی ہیں
بڑی تنہا میری زندگانی ہو گئی ہے

☆......☆......☆

اب دل میں کوئی ارمان نہیں ہے
کسی کا پیار بھلانا آسان نہیں ہے

ہر روز کچھ نہ کچھ لکھتا رہتا ہوں
میرے سخن کا کوئی عنوان نہیں

سوچتا ہوں کہ میں کیوں لکھتا ہوں
جب کہ دل میں کوئی مہمان نہیں ہے

تیری یادوں کی ضیا میرے ساتھ ہوتی ہے
اسی لیے میری زیست سنسان نہیں ہے

اب تنہا ہی جیئے جا رہا ہے اصغرؔ
بے درد دنیا میں کوئی میرا مہربان نہیں ہے

☆......☆......☆

ہم جس کسی سے ضیاء مانگتے ہیں
وہی دوست ہم سے پناہ مانگتے ہیں

گو ہم تمہارے مجرم نہیں ہیں جاناں
جو گناہ کیا نہیں اس کی سزا مانگتے ہیں

آپ کی عدالت میں مجھے حق ملے ناممکن
ہم آپ سے انصاف بنام خدا مانگتے ہیں

لگتا ہے ہم لوگ بھی دیوانے ہیں جو
اس بے وفا دنیا سے صلہ مانگتے ہیں

خدا آپ کو انصاف کرنے کی توفیق دے
آپ کے لیے ہم یہی دعا مانگتے ہیں

☆......☆......☆

ہم پہ اپنے اللہ کا بڑا احسان ہے
گھر نہیں تو کیا اپنا سارا جہان ہے

چلنے کے لیے ساری زمیں اپنی
اور ہمارے سر پہ کھلا آسمان ہے

قسمت کے سمندر میں بڑے طوفان ہیں
مگر میری کشتی پہ نہ کوئی بادبان ہے

ہم اور کسی سے کیا گلہ کریں
اپنا یار ہی ہم سے بدگمان ہے

وہ ظالم جو اصغؔر سے روٹھ گیا ہے
لگتا ہے اب وہ بھی پشیمان ہے

☆......☆......☆

غم کے ماروں کو ہنسایا جائے
روٹھنے والوں کو آج منایا جائے

جن لوگوں کی خوشیاں سو چکی ہیں
مسرتوں کا شربت پلا کر جگایا جائے

آج تنہائی مجھے کاٹنے کو دوڑتی ہے
اب ایسے عالم میں کسے بلایا جائے

ہجر کے موسم میں کیسے مسکراتے ہیں
ہمیں بھی یہ فلسفہ سمجھایا جائے

اصغؔر کی زیست تو غم ہی ہیں جاناں
سوچتا ہوں کسے ہم راز بنایا جائے

☆......☆......☆

بڑھاپے میں لوگ عشق کیا نہیں کرتے
جو کرتے ہیں وہ زیادہ دیر جیا نہیں کرتے

ہم تو پیار محبت سے دور ہی رہتے ہیں
جو دل کی قدر نہ کرے اسے دیا نہیں کرتے

الفت میں ملے زخموں کو تحفہ سمجھ کر
تمام عمر ہم لوگ انہیں سیا نہیں کرتے

انہیں دیکھتے ہی میرے ہوش اڑ جاتے ہیں
اسی لیے ان آنکھوں سے ہم پیا نہیں کرتے

ہمارے اشعار سے کسی انسان کی دل آزاری ہو
ہم اِس طرح کی بازاری شاعری کیا نہیں کرتے

☆......☆......☆

وہ ربط مجھ سے بحال کرتا ہے

وہ ربط مجھ سے بحال کرتا ہے
بات بات پہ الٹے سوال کرتا ہے

لگتا ہے میری جان لے کے رہے گا
جب حسن کی آرائشِ جمال کرتا ہے

پہلے تو بڑے خط لکھتا تھا مجھے
اب تو کچھ بھی نہ ارسال کرتا ہے

مجھ سے ترکِ تعلق کرنے کے بعد
سنا ہے رو رو کے بُرا حال کرتا ہے

کاش کوئی اس سے جا کے کہہ دے
وہ کیوں میرا جینا محال کرتا ہے

☆......☆......☆

اب انہیں ہم سے الفت نہیں رہی
اپنے پاس پیار کی دولت نہیں رہی

ان کے غم کے سہارے جیے جا رہا ہوں
مگر زیست میں اب وہ لذت نہیں رہی

میں بھی الجھ گیا ہوں کام کاج میں
انہیں یاد کرنے کی فرصت نہیں رہی

نہ جانے وہ کیوں روٹھ گئے ہم سے
لگتا ہے انہیں ہماری ضرورت نہیں رہی

چھوٹی چھوٹی باتوں سے وہ دور ہوگئے
ہمارے درمیاں اب وہ قربت نہیں رہی

اپنی تو کوئی خواہش پوری نہیں ہوتی
اب دل میں کوئی حسرت نہیں رہی

پہلی ہی چاہت میں اتنے درد ملے ہیں
اب ہمیں اور غم سہنے کی ہمت نہیں رہی

☆......☆......☆

ہم کو کسی سے محبت ہو گئی ہے
جو خواب تھا وہ حقیقت ہو گئی ہے

محبت کی دنیا میں آنے کے بعد
اپنی بھی کوئی حیثیت ہو گئی ہے

پارسا لوگوں کی صحبت میں رہ کر
ہماری اچھی بھلی تربیت ہو گئی ہے

پیار و محبت کی یہاں کوئی قدر نہیں
یہ دنیا بڑی بے مروت ہو گئی ہے

ہم نے تو کچھ اس طرح سے چاہا اسے
کہ اپنے آپ سے رقابت ہو گئی ہے

☆......☆......☆

جو کبھی رہتے تھے دل میں ہمارے
ہم سے بچھڑ گئے ہیں دوست سارے

اس چاند کی طرح تنہا ہو گیا ہوں
بدلی میں چُھپ گئے ہیں جس کے ستارے

اس جہاں میں اب کوئی اپنا نہیں ہے
اب کون بانٹے گا دکھ درد ہمارے

اپنا مسیحا بھی اب اداس رہتا ہے
ایسے میں ہمیں کون دے گا سہارے

جہاں بھی جس حال میں رہیں جاناں
کچھ بھی ہو ہم سدا رہیں گے تمہارے

☆......☆......☆

وہ ساتھ سارا زمانہ رکھتا ہے
مجھ سے تعلق غائبانہ رکھتا ہے

میں اسی کی ذات میں کھویا رہتا ہوں
وہ مجھے اپنی ذات سے بیگانہ رکھتا ہے

میں کئی دنوں سے بے گھر ہوں لیکن
میرے دل میں وہ ٹھکانہ رکھتا ہے

میں جب بھی اسے ملنے کو کہتا ہوں
ہر بار میرے سامنے نیا بہانہ رکھتا ہے

میری نظر میں بڑا بلند ہے مقام اُس کا
اصغؔر کی طرح انداز شاعرانہ رکھتا ہے

☆......☆......☆

اپنی آنکھوں میں اور کیا رکھتے ہیں
تیری صورت اِن میں بسا رکھتے ہیں

زمانے میں ان کی تشہیر نہیں کرتے
زخموں کو سینے میں چھپا رکھتے ہیں

جو درد ملتے ہیں کسی کی چاہت میں
انہیں زندگی بھر سینے سے لگا رکھتے ہیں

محفل میں تیرا نام لب پہ نہ آنے پائے
اپنے دل کو یہ بات سمجھا رکھتے ہیں

کسی غیر کے در پہ سر جھکاتے نہیں
اللہ جیسی ہستی کو حاجت روا رکھتے ہیں

☆......☆......☆

وہ قاتل اور ہم مقتول ہیں
ہم گمنام اور وہ مقبول ہیں

ہمارے تن پہ ہے سفید کفن
ان کے ہاتھ میں سرخ پھول ہیں

آنکھیں بند ہوتے ہی بھول جاتے ہو
تم لوگوں کے بھی عجیب اصول ہیں

کوئی نہیں اپنا جو ہمیں یاد کرے گا
اب تو ہم لحد کی دھول ہیں

کوئی نہیں آیا تربت پہ دعا کرنے
لگتا ہے لوگ کاموں میں مشغول ہیں

☆......☆......☆

ہم نے چاہا تھا کسی کو دیوانے کی طرح
ان کی یادیں ہیں دل میں خزانے کی طرح

میری زیست میں دکھ درد آنسو آہیں
کسی درد بھرے افسانے کی طرح

وہ نہیں ساتھ تو کیا مگر یادیں تو ساتھ ہیں
زندگی گزر جائے گی وقت سہانے کی طرح

اب جب ان کی گلی سے گزرتا ہوں
میری سمت دیکھتے ہیں وہ انجانے کی طرح

ہماری محبت کی داستاں سدا بہار رہے گی
کسی پرانی فلم کے گانے کی طرح

☆......☆......☆

میرے دل کی دھڑکن تیرا نام لیتی ہے
مجھے تم سے محبت ہے یہی پیغام دیتی ہے

میں جب بھی بکھرنے لگتا ہوں
تیری چاہت مجھے تھام لیتی ہے

جو سر عام پکارا کرتی تھی مجھے
آج وہی نہ مجھے سلام کہتی ہے

میں اُسے کیسے بھلا دوں
جس کی یاد مجھے آرام دیتی ہے

سنا ہے اپنے اصغؔر سے بچھڑ کر
بڑی اداس اس کی ہر شام ہوتی ہے

☆......☆......☆

دل جسے پیار کرتا ہے
اسے یاد بار بار کرتا ہے

اسے سمجھاتا رہتا ہوں
مگر یہ بے اختیار کرتا ہے

اسے اپنی کوئی فکر نہیں
ہر پل فکرِ غمِ یار کرتا ہے

تھک جاتا ہے اسے یاد کرتے
پھر صبر اختیار کرتا ہے

☆......☆......☆

صبر کرنے والوں کو صبر کا پھل ملتا ہے
جو یار بچھڑا ہے اس کا نہ نعم البدل ملتا ہے

وہ مجھ سے دوستی کا مقصد پوچھتا ہے
ایسے سوالوں کا مجھے کوئی نہ حل ملتا ہے

ہم تمہیں تمہارے حال پہ چھوڑے دیتے ہیں
یاد رکھنا اصغؔر جیسا دوست مشکل ملتا ہے

موسمی یار تو دنیا میں بے شمار ملتے ہیں
مگر کسی قسمت والے کو دوست اصل ملتا ہے

انسان دنیا میں کتنے ارمان لے کر آتا ہے
مگر قسمت والوں کو یہ جہاں مکمل ملتا ہے

☆......☆......☆

وقت کی رفتار تھمی لگتی ہے
زندگی میں تیری کمی لگتی ہے

لگتا ہے کوئی بچھڑا یاد آگیا
آج آنکھوں میں نمی لگتی ہے

تیری تصویر دیکھتے ہی جاناں
دل کی دھڑکن تھمی لگتی ہے

من کو کسی پل چین نہیں ہے
خون کی کوئی بوند جمی لگتی ہے

لگتا ہے اُسے مذہب سے محبت ہے
اس کی ہر بات اسلامی لگتی ہے

☆......☆......☆

گرداب میں گھرے لوگوں کو کنارے بھی ملتے ہیں
زندگی میں انسان کو کئی بار سہارے بھی ملتے ہیں

بہت بڑی اللہ کی نعمت ہے انساں کی حیات
اس کے سفر میں کچھ لوگ پیارے بھی ملتے ہیں

زیست کی کتاب کے پنوں میں اکثر کبھی کبھی
غمِ ہستی میں بیتے دنوں کے کفارے بھی ملتے ہیں

ہر شخص کو اس کی محنت کا پھل نہیں ملتا اصغرؔ
انسان کو جیون میں قدم قدم پہ خسارے بھی ملتے ہیں

ہر کسی کو ملتی نہیں زمانے بھر کی خوشیاں اصغرؔ
اس دنیا میں لاکھوں درد کے مارے بھی ملتے ہیں

☆......☆......☆

دل تو ہر پل بیمار رہتا ہے
جگر میں بھی بخار رہتا ہے

نہ جانے اپنا کیا انجام ہوگا
ہم سے خفا ہمارا یار رہتا ہے

کس کو اپنے دل کا حال سنائیں
مجھ سے دور میرا غم خوار رہتا ہے

نہ جانے کس کو ہم اپنا جانیں یہاں
ہر کوئی یاری کا کرتا بیوپار رہتا ہے

بے وفاؤں کی باتوں میں آجاتا ہے
اصغؔر ایسی خطا کرتا بار بار رہتا ہے

☆......☆......☆

کیا بتائیں اُن سے بہت دور ہیں ہم
مل نہیں سکتے مجبور ہیں ہم

ہر گھڑی رہتے رنجور ہیں ہم
غمِ محبت سے چور چور ہیں ہم

ہم تو آپ کو بے پناہ چاہتے ہیں
بتایئے کیا آپ کو منظور ہیں ہم

لوگ دو دلوں کو ملنے نہیں دیتے
نہ چاہتے ہوئے بھی پابند دستور ہیں ہم

ہمیں تو دنیا کی کوئی خبر نہیں جاناں
تیرے پیار کے نشے میں مسرور ہیں ہم

☆......☆......☆

کتنا حسیں و دلکش منظر ہے جاناں
تیری آنکھیں ہیں یا سمندر ہے جاناں

ہر انسان کو نیت کا پھل ملتا ہے
کہتے ہیں اسی کا نام مقدر ہے جاناں

شیشے کی طرح نازک دل ہے اپنا
یہاں ہر کوئی پھینکتا پتھر ہے جاناں

خوشیاں مجھ سے دور بھاگتی ہیں
میرے ساتھ غموں کا لشکر ہے جاناں

وہ شخص جو دیوانہ دکھائی دیتا ہے
کوئی اور نہیں وہ اصغؔر ہے جاناں

☆......☆......☆

وہ مجھے اپنے پاس آنے نہیں دیتے
دور بیٹھے پیار بھی جتانے نہیں دیتے

میں کیسے ایک جگہ ٹک کے بیٹھوں
وہ مجھے دل بھی کہیں لگانے نہیں دیتے

فون پہ پیار بھری باتیں کرکے
کسی طرح مجھے دل بہلانے نہیں دیتے

غموں نے رقیبوں کی طرح گھیر رکھا ہے
یہ مجھے کام پہ بھی جانے نہیں دیتے

بے وفاؤں میں وفا کیوں ڈھونڈتے ہو اصغؔر
یہ سانپ تو کسی کو خزانے نہیں دیتے

☆......☆......☆

دنیا میں اپنا بھی کوئی خریدار ہوگا
کسی کو شاید مجھ سے پیار ہوگا

دن بھر جب مجھے دیکھ نہ سکے گا
دل اس کا ملنے کو بے قرار ہوگا

میں جب کبھی اس سے دور جاؤں گا
میری جدائی میں وہ اشکبار ہوگا

میں جب کبھی اس سے روٹھ جاؤں گا
وہ مجھے منانے کو ہر بار تیار ہوگا

کاش مجھے ایسا جیون ساتھی ملے
تو پھر میرا جیون کتنا خوشگوار ہوگا

☆......☆......☆

میرے افسانے کی عجب داستان ہے
یوں لگتا ہے یہ افسانہ بلا عنوان ہے

ایک ایک کرکے ساتھ چھوڑ گئے ہیں
میرے دل میں اب کوئی نہ ارمان ہے

جس نے محبت کے بدلے جدائی بخشی
اُس یار کا مجھ پہ بڑا احسان ہے

یہ ہر کسی کی باتوں میں آجاتا ہے
میری طرح دل بھی نادان ہے

اصغؔر جس مہ جبیں پہ قربان ہے
اسی کے دم سے رونق جہان ہے

☆......☆......☆

نہ جانے کیسے اس نے کھولا تالا دل کا
اب بن بیٹھا ہے وہ رکھوالا دل کا

جو کوئی بھی اس کا پتہ پوچھتا ہے
وہ ہر کسی کو دیتا ہے حوالہ دل کا

یہاں دل جلانے والے تو بہت ملتے ہیں
مشکل سے ملتا ہے چاہنے والا دل کا

سچی محبت کم ملتی ہے زمانے میں
ہر کوئی ملتا ہے لگانے والا دل کا

میں اپنے دل کو سدا خوش رکھتا ہوں
تیرگی کو دور کردیتا ہے اجالا دل کا

☆......☆......☆

محبت کیسے ہوتی ہے کوئی بتا دے آکر
ہمارے دل میں بھی پیار اپنا بسا دے آکر

اگر ہم اس کی چاہت کے قابل نہیں ہیں
دل میں جگہ بنانے کا راز بتا دے آکر

جومیں اس کے معیار پہ پورا نہ اتروں
پھر اس سے کہو کہ مجھے مٹا دے آکر

اگر اپنے پیار کی بھیک نہیں دینی
تو مجھے اپنے در سے اٹھا دے آکر

میں نے اسے پیار کرنے کا جرم کیا ہے
کوئی اسے کہے کہ مجھے سزا دے آکر

☆......☆......☆

آج ہم نے ایک کام بڑا نیک کیا ہے
اپنی خوشیاں دے کر ان کا غم لیا ہے

اپنی زندگی سے کچھ یوں کھیلے ہم
اسے غیر کی زیست سمجھ کر جیا ہے

اپنے مقدر سے ہمیں کوئی گلہ نہیں
اس نے ہمیں سکھ ہی سکھ دیا ہے

دوستی میں شکوے گلے نہیں ہوتے
ہم نے سدا اپنے ہونٹوں کو سیا ہے

اُس دن سے میخانہ چھوٹ گیا ہم سے
جس دن سے تیرے لبوں کا جام پیا ہے

☆......☆......☆

جیتا جاگتا انسان ہوں اس زمانے کا
میں کردار نہیں ہوں کسی افسانے کا

یہ مرتے دم تک میرے ساتھ رہے گا
جنون ہے سب سے حساب چکانے کا

جیتے جی کسی نے ہماری خبر نہ لی
کیا فائدہ سنگ مرمر سے مزار بنانے کا

ایک بار جو بھول کے یہاں آجاتا ہے
اسے شوق نہیں رہتا دوبارہ آنے کا

اِس کے سوا کوئی اور آرزو نہیں ہے
جی چاہتا ہے تجھے اپنا بنانے کا

☆......☆......☆

وہ بات کہاں کسی سے دل لگانے میں
جو مزہ ہے محبت میں چوٹ کھانے میں

اے بادِ صبا جا چھیڑ نہ ہم دیوانوں کو
ہم لگے ہیں کسی کی یاد بھلانے میں

میں جس دوست کے ناز اٹھاتا رہتا ہوں
وہی لگا رہتا ہے اصغرؔ کا دل دکھانے میں

میں اسے دعوت نامے بھیجتا رہتا ہوں
مگر وہ آتا نہیں میرے غریب خانے میں

اب محبت مٹتی جا رہی ہے دنیا سے
نفرت عام ہوتی جا رہی ہے زمانے میں

☆......☆......☆

اپنی اداؤں سے دل گرفتار کرتا ہے
جب کرتا ہے نگاہوں سے وار کرتا ہے

اس ظالم کی ہر اک ادا قاتلانہ ہے
ایک دن میں قتل ہزار بار کرتا ہے

میں تو کبوتر کی طرح سہم جاتا ہوں
جب بلی کی طرح میرا شکار کرتا ہے

جب بھی مجھے اس کا خیال آتا ہے
ہر بار وہ مجھے طالب دیدار کرتا ہے

کبھی ملا تو پوچھوں گا اس سے
کیا ایسا کوئی یار سے یار کرتا ہے

☆......☆......☆

ہم غم سے کبھی گھبراتے نہیں ہیں
آنسوؤں کے جام چھلکاتے نہیں ہیں

ربّ کو یاد کرنے سے سکوں ملتا ہے
کسی میخانے میں جاتے نہیں ہیں

آپ کی طرح ہم بھی زمانے سے خفا ہیں
مگر شکوے کبھی لب پہ لاتے نہیں ہیں

کسی سے پیار ہونا تو فطرتی امر ہے
اسی لیے ہم دل کو سمجھاتے نہیں ہیں

سچی اور کھری باتیں کرتا ہے اصغؔر
اِسی لیے لوگ اُسے پاس بٹھاتے نہیں ہیں

☆......☆......☆

تیرے سوا کسی اور کا نہ انتظار ہے
اس دنیا میں اک تو ہی اپنا یار ہے

میری غم سے بھری زیست میں
صرف تیرے ہی دم سے بہار ہے

مجھے اب تنہائی نہیں دھراتی کبھی
میرے ساتھ غمِ دنیا اور غمِ یار ہے

زندگی تو کسی سے وفا نہیں کرتی
تم میری زندگی ہو مجھے اعتبار ہے

میرے جسم و جاں کے تم مالک ہو
تمہارا میری ہر سانس پہ اختیار ہے

☆......☆......☆

گھر سے جسے نہ شرافت ملی ہے
اسے ہر کسی سے نفرت ملی ہے

وہ لوگ ذہنی اپاہج ہوجاتے ہیں
جنہیں استاد سے نہ تربیت ملی ہے

انہیں سچی خوشی نصیب نہیں ہوتی
جن لوگوں کو نہ اچھی نیت ملی ہے

ہم تو ہر کسی کا احترام کرتے ہیں
ہمیں کچھ ایسی طبیعت ملی ہے

جو سینے میں بغض و حسد رکھتے ہیں
انہیں کسی نظر میں نہ عزت ملی ہے

☆......☆......☆

جو نظروں سے دل کا شکار کرتے ہیں
پہلی نظر میں تیر جگر کے پار کرتے ہیں

ہمیں تو پورا سال خزاں گھیرے رکھتی ہے
خوش نصیب ہیں وہ جو جشن بہار کرتے ہیں

ہم جن کے آگے اپنا دل و جگر ہار بیٹھے ہیں
وہی ہماری محبت کا نہ اعتبار کرتے ہیں

تم میرے ساتھ کبھی چل کے تو دیکھو
ہم کیسے زیست کا سمندر پار کرتے ہیں

ہمیں اپنے دل میں بسا کر تو دیکھ لو
اصغؔر ویرانے کو بھی گلزار کرتے ہیں

☆......☆......☆

پہلی محبت کا جو پہلا سال تھا
اس کے ہجر میں بھی وصال تھا

مجھے اپنی نہ دنیا کی خبر تھی
اس کا شباب ایسا بے مثال تھا

زیست میں اس کا ساتھ نہ ہوتا
تو میرے لیے جینا محال تھا

اس سے زندگی کو خوشیاں ملیں
ورنہ میرا جیون اک وبال تھا

جب وہ جانِ جاں مجھ سے جدا ہوا
اس کے لب پہ نہ کوئی سوال تھا

☆......☆......☆

جانتا ہوں کہ وہ نہ آئے گا پلٹ کر
سو جاتا ہوں اس کی یاد سے لپٹ کر

تم ساحل پہ میرا انتظار کرتے رہنا
میں آجاؤں گا طوفانوں سے نپٹ کر

تیرے انتظار میں آج بھی بیٹھا ہوں
اس بوڑھے پیپل کے پیڑ سے سمٹ کر

جیتے جی اسے آنے کی فرصت نہ ملی
آج روتا ہے میری تربت سے لپٹ کر

ہم تو آج بھی نشے کے عالم میں ہیں
ایک بار اُس نے دیکھا تھا نقاب الٹ کر

☆......☆......☆

مجھے وہ کچھ اس طرح سزا دیتا ہے
زہر کے بدلے مجھے امرت پلا دیتا ہے

نوازشیں تو بہت کرتا ہے مجھ پہ
مگر جلد ہی ہر بات جھٹلا دیتا ہے

جب مجھے سالگرہ کا دن یاد نہیں رہتا
پھر وہ ایک حسیں کارڈ بھجوا دیتا ہے

میری ہر بات مذاق میں اڑا دیتا ہے
مگر اپنی ہر بات مجھ سے منوا لیتا ہے

درد بھری ہوتی ہیں باتیں اُس کی
جب کبھی ملتا ہے تو رُلا دیتا ہے

☆......☆......☆

ابھی تک رکھا نہیں کوئی رکھوالا دل کا
کئی لوگ چوری کھول لیتے ہیں تالا دل کا

وہ بدنصیب میرے دل میں چلے آئیں
جنہیں ملتا نہیں کوئی چاہنے والا دل کا

جمعرات کو لوگ چراغ جلا دیتے ہیں
اس طرح بڑھ جاتا ہے اجالا دل کا

میری آنکھوں سے خون رستا رہتا ہے
یوں لگتا ہے ٹوٹ گیا ہے پرنالہ دل کا

مجھ سے کوئی پیار کا کھیل نہیں کھیلتا
وہ نہیں جانتے میں ہوں بھولا بھالا دل کا

☆......☆......☆

بڑی خطا کی جو کسی سے لگایا ہے دل
آج تک نہ اس ستمگر کو بھلا پایا ہے دل

ہم نے تو اسے بڑا سنبھال کر رکھا تھا
ایک پیاری سی صورت نے چرایا ہے دل

کھلونا سمجھ کر سب اسے توڑتے رہے
اس کے بعد پھر کسی پہ نہ آیا ہے دل

کسی کی دلنشیں صورت دیکھتے ہیں
اُسی پل مجھ سے ہو گیا پرایا ہے دل

اپنی خطاؤں سے یہ سیکھتا ہی نہیں
اصغؔر کے حصے میں ایسا آیا ہے دل

☆......☆......☆

اپنی زندگی میں لوگ آتے جاتے ہیں
روتے آتے ہیں مسکراتے جاتے ہیں

پیارے لوگوں کو پلکوں پہ بٹھاتے ہیں
کچھ اجازت بنا دل میں چلے جاتے ہیں

نہ جانے ان لوگوں کو کیا کہوں جو
بن بلائے مہمان مجھے ستائے جاتے ہیں

میرے دل میں لوگ آتے جاتے ہیں
میرے دل کی رونق بڑھائے جاتے ہیں

اے اصغؔر کے دل اب کہیں اور چل
میں اور میرا دل یہ گانا گائے جاتے ہیں

☆......☆......☆

لوگ نفرت کے ناگ پالے رکھتے ہیں
مگر آنکھوں میں نالے رکھتے ہیں

محبت کرنا کوئی بچوں کا کھیل نہیں
اس میں قدم ہمت والے رکھتے ہیں

ہمیں کوئی محبت بھرا خط لکھے
اسے تمام عمر سنبھالے رکھتے ہیں

دن بھر کاموں میں مشغول رہ کر
کسی کی یاد کو ہم ٹالے رکھتے ہیں

چاہت کے یہ حسیں تحفے ملے ہیں
دل میں زخم پاؤں میں چھالے رکھتے ہیں

☆......☆......☆

اپنی آواز تیرے دل تک پہنچاؤں کیسے
بھولنے والے میں تجھے بھلاؤں کیسے

میرے دل کے سبھی تار ٹوٹ چکے ہیں
اب سات سروں میں کچھ سناؤں کیسے

تیرا ہر نقش ذہن سے مٹا دوں گا جاناں
جو مُہر دل پہ لگی ہے اسے مٹاؤں کیسے

دنیا بھر کے دکھوں کو اپنا بنا کر
غم کے ساز پہ خوشی کے گیت سناؤں کیسے

تیری یاد کا پنچھی جو میرے ساتھ رہتا ہے
اپنے تخیل کے پر لگا کر اسے اڑاؤں کیسے

☆......☆......☆

غم دے کر میری ہر خوشی لے گیا وہ
کیسے مسکراؤں میری ہنسی لے گیا وہ

میری جانب دیوانہ وار کھنچا چلا آتا تھا
اب کیسے بلاؤں میری بانسری لے گیا وہ

اُس سے ملنے سے قبل اچھا بھلا تھا میں
مجھے تنہا چھوڑ کر میری ہستی لے گیا وہ

اپنی اس حرکت پہ بڑا پچھتا رہا ہو گا
جو میرے دل کی ویران بستی لے گیا وہ

چہرے پہ مردنی سی چھائی رہتی ہے
ایک زندہ دل کی زندہ دلی لے گیا وہ

☆......☆......☆

جو درد دیتے ہیں ہم انہی سے دوا لیتے ہیں
خوب سیرت لوگوں کو دل میں بسا لیتے ہیں

زیست پہ جب اندھیرے کا راج ہوتا ہے
اس میں اپنی محبت کی شمع جلا لیتے ہیں

پیار کا تو رشتہ ہی کچھ ایسا ہوتا ہے
اس میں ہم مسکرا کے چوٹ کھا لیتے ہیں

نفرت کی آندھیاں جب میرے خلاف چلتی ہیں
ہم کسی محبت بھرے دل میں پناہ لیتے ہیں

کسی دوست کے ہاتھوں ملے زخموں کو
تحفہ سمجھ کر سینے پہ سجا لیتے ہیں

☆......☆......☆

محبت میں ملے زخموں کو مرہم جانتے ہیں
تیری جدائی میں کیا حال ہے یہ ہم جانتے ہیں

ہمیں تو بڑا حوصلہ بخشا ہے ربِ کریم نے
دوست کے ستم کو بھی کرم جانتے ہیں

ہماری جانب جب کوئی انگلی اٹھتی ہے
ہم اسے بھی محبت بھرا سلام جانتے ہیں

وفا دار دوستوں کے لیے تو جان حاضر ہے
ہم لوگ دوستی کا رکھنا بھرم رکھنا جانتے ہیں

اسلام تو سکھاتا ہے سب سے محبت کرنا
اب ہم محبت کو ہی اپنا دھرم جانتے ہیں

☆......☆......☆

چاند جیسی صورت کو دل میں چھپاؤں کیسے
جو دور ہے مجھ سے اسے پاس بلاؤں کیسے

مدت سے ہجر کی آگ جو سینے میں لگی ہے
وصل کی برسات نہ ہو تو اسے بجھاؤں کیسے

وہ جانِ وفا میری کسی بات پہ کان نہیں دھرتا
مجھے اُس سے کتنی محبت ہے بتاؤں کیسے

جس نے مجھے دنیا بھر کی مسرتیں بخشیں
میں ایسے پیارے انسان کو بھلاؤں کیسے

اس سے کیے وعدے سب یاد ہیں مجھے
مجبوری کے عالم میں انہیں نبھاؤں کیسے

☆......☆......☆

جب کسی چاہنے والے سے دوری ہوتی ہے
اس میں انسان کی کوئی مجبوری ہوتی ہے

میں جب اسے کوئی خاص بات بتاتا ہوں
وہ اُس کی نظر میں غیر ضروری ہوتی ہے

لوگوں کے کلام چرانے والے چور کی
اہل ادب کی دنیا میں نہ مشہوری ہوتی ہے

نعمت ملنے پہ انسان خدا کا شکر ادا کرے
یہاں کسی کی نہ ہر خواہش پوری ہوتی ہے

اسے صرف ایک بار دیکھنے کی تمنا ہے
کسی کو دیکھے بنا تصویر ادھوری ہوتی ہے

☆......☆......☆

کوئی اس کو میرا حال سنائے جا کر
کیسے جی رہا ہوں اسے بتائے جا کر

جس نے میرے دل کا سکون چرایا ہے
اسے کوئی ڈھونڈ کے لائے جا کر

ہم دونوں ایک دوسرے بنا کچھ نہیں
یہ بات کوئی اسے سمجھائے جا کر

دل کے نگر میں جو آگ اس نے لگائی
اب وہ شعلہ رو ہی اسے بجھائے جا کر

وہ میری علالت کا یقیں نہیں کرتا
میرے دل کے ایکسرے کوئی اسے دکھائے جا کر

☆......☆......☆

ہم آنکھوں کو سمجھاتے رہتے ہیں
مگر پھر بھی اشک بہاتے رہتے ہیں

ہم تو کبھی اف تک بھی نہیں کرتے
خاموشی سے آنسو بہاتے رہتے ہیں

کسی سے بچھڑنے کا کیا ماتم کرنا
زندگی میں نئے لوگ آتے رہتے ہیں

ہمارے دکھوں سے کوئی اداس نہ ہو
دنیا کے سامنے ہم مسکراتے رہتے ہیں

زیست طوفانوں کا اک سمندر ہے
ہم بے فکر ہو کر ناؤ چلاتے رہتے ہیں

☆......☆......☆

میرے گلشن میں جب بادِ صبا آتی ہے
پھولوں پودوں کو سلام کرکے جاتی ہے

لگتا ہے میرے گھر سے اسے پیار ہے
جو میرے صحن میں پھیرے پاتی ہے

ہفتے میں جب کبھی وہ ناغہ کرتی ہے
شام و سحر مجھے اس کی یاد ستاتی ہے

جب کبھی نہ آنے کا اسے گلہ کروں
پھر تو کئی ماہ نہیں آتی جاتی ہے

اور تو اس کی سبھی عادتیں اچھی ہیں
روٹھنے والی بات مجھے نہ بھاتی ہے

دوستی کرنے سے تمہارا کیا مقصد ہے
جب ملتی ہے یہی سوال دہراتی ہے

میرے ذہن پہ وہ چھا گیا ہے
دل و نظر میں وہ سما گیا ہے

جسے چاہا تھا سکونِ قلب کے لئے
وہ شخص دل کو جلا گیا ہے

میرے بدن کو معطر رکھتی ہے
ایسی خوشبو بکھرا گیا ہے

بڑی پرکشش ہے شخصیت اس کی
اسی لیے وہ مجھے بھا گیا ہے

یہ بجھانے سے بھی نہ بجھے گی
محبت کی ایسی شمع جلا گیا ہے

☆......☆......☆

ہزاروں دشمن ہیں ہم پروا نہیں کرتے
اپنی خود داری کا ہم کبھی سودا نہیں کرتے

ہمارے لیے تو صرف اپنا اللہ ہی کافی ہے
مدد کے لیے غیر کی سمت دیکھا نہیں کرتے

حق بات کہتے ہوئے ہم ڈرتے نہیں ہیں
کسی سے شکوے گلے بے جا نہیں کرتے

ہر حال میں ثابت قدم رہنا سیکھا ہے
اعلیٰ ظرف لوگ کبھی بہکا نہیں کرتے

زندگی میں نشیب و فراز تو آتے رہتے ہیں
اصغر کی طرح صابر لوگ غم دنیا نہیں کرتے

☆......☆......☆

میرے دل نے جسے چاہا جان کی طرح
وہ نکل گیا میرے ارمان کی طرح

ایسے پیار سے ہمیں آخر کیا ملا
جو اس نے کیا بھی احسان کی طرح

لوگوں کے پتھر بھی مجھے قبول لیکن
تیری باتیں لگتی ہیں کڑوے پان کی طرح

میرے دل میں کبھی جھانک کے دیکھو
تیرے بن ویران ہے شمشان کی طرح

انسانوں کے روپ میں جانور بھی ملتے ہیں
دنیا میں تم رہو اچھے انسان کی طرح

☆......☆......☆

تنہائی میں مجھے کوئی صدا دیتا ہے
لگتا ہے کوئی پیارا مجھے دعا دیتا ہے

آخر وہ میرے سامنے کیوں نہیں آتا
مجھے کون اتنی کڑی سزا دیتا ہے

اس کی ہر ادا اوروں سے جدا ہے
وہ غم میں بھی مسکرا دیتا ہے

وہ تنہا ہی سب دکھ سہتا رہتا ہے
مگر اوروں کا حوصلہ بڑھا دیتا ہے

میں نے کبھی کوئی اچھا عمل کیا ہو گا
ایسے دوست تو قسمت والوں کو خدا دیتا ہے

☆......☆......☆

دل کی حالت کسی کو بتانے نہیں دیتا
اپنی آنکھوں سے دور جانے نہیں دیتا

اس کی جدائی میں کیا گزرتی ہے دل پہ
دل کے زخم کسی کو دکھانے نہیں دیتا

میری روتی صورت کا وہ عادی ہو چکا ہے
خوشی کے موقعوں پہ مسکرانے نہیں دیتا

مجھ سے تو اپنے دل کی بات کہہ دیتا ہے
مگر مجھے اپنے درد کا حال سنانے نہیں دیتا

سارا دن اپنی نظروں کے تیر چلاتا رہتا ہے
مجھے زخموں پہ مرہم بھی لگانے نہیں دیتا

☆......☆......☆

میں تجھے یاد صبح و شام کرتا ہوں
میرا ہے جو سب تیرے نام کرتا ہوں

دنیا میں تیرے سوا کون ہے میرا
اب تیری تصویر سے کلام کرتا ہوں

تیری محبت بھلائے نہیں بھولتی
محبت بانٹتا ہوں اب یہی کام کرتا ہوں

تم میری ہو تم میری ہو تم میری ہو
آج اس بات اقرار سر عام کرتا ہوں

اب اک تیرا غم ہی ساتھی ہے اصغؔر کا
اس کے ساتھ ہی ختم یہ کلام کرتا ہوں

☆......☆......☆

میں تمہارا پیار پانا چاہتا ہوں
اپنی ہستی کو مٹانا چاہتا ہوں

اک تمہیں ہی تو مانگا ہے جاناں
میں کب قارون کا خزانہ چاہتا ہوں

مجھے صرف تمہارا ساتھ کافی ہے
میں کہاں سارا زمانہ چاہتا ہوں

ویسے تو تم سے ملنا ناممکن ہے
تمہیں ملنے کا کوئی بہانہ چاہتا ہوں

میری آخری خواہش بھی ذرا سن لو
میں تمہارے دل میں گھر بنانا چاہتا ہوں

☆......☆......☆

لحد میں جب خود کو تنہا پایا ہم نے
تو آواز دی تم مجھے کہاں چھوڑ چلے

بڑے ارمانوں سے ہم نے بنایا تھا سب
آج دنیا میں وہ سارا سامان چھوڑ چلے

اور کچھ تو نہ چھوڑا اس جہاں میں
مگر ہم اپنی آن بان شان چھوڑ چلے

جتنے بھی اپنے دل میں لے کر آئے تھے
جو پورے نہ ہوئے وہ ارمان چھوڑ چلے

دعاؤں میں اصغؔر کو یاد رکھنا دوستو
آج سدا کے لیے ہم تمہارا جہاں چھوڑ چلے

☆......☆......☆

محبت کے ہوتے ہوئے ناشاد نہیں ہیں
پیار ساتھ ہے تو شاد ہیں برباد نہیں ہیں

زندگی میں ہم بھی کبھی مسکرائے تھے
اب وہ لمحے تو ہمیں یاد نہیں ہیں

تمہارے ہجر کے زنداں میں قید ہیں
سبھی جانتے ہیں کہ ہم آزاد نہیں ہیں

میری کوئی بات تمہیں سمجھ نہیں آتی
میری دانائی کی باتیں بے بنیاد نہیں ہیں

☆......☆......☆

جب پیار کرتا ہے تو انتہا کرتا ہے
خوشی ہی نہیں غم بھی عطا کرتا ہے

ستم گر کے دل میں بھی شاید رحم آئے
اس کے لیے میرا ٹوٹا دل دعا کرتا ہے

ہمیں تو فقط تیری ذات سے غرض ہے
یہ غرض نہیں کہ کوئی اور کیا کرتا ہے

ہر مشکل میں کوئی مصلحت ہوتی ہے
اپنے صابر بندوں کی مدد خدا کرتا ہے

اشعار سے سب سامعین کا دل بہلاتا ہے
اس کے سوا کچھ نہ اصغؔر کرتا ہے

☆......☆......☆

جس گھر کا پہریدار ڈاکوؤں میں شامل ہوتا ہے
اس گھر کا تباہی سے بچنا مشکل ہوتا ہے

جو سادہ دل لوگوں سے دھوکہ کرتے ہیں
انہیں زندگی بھر نہ سکوں حاصل ہوتا ہے

وہ انسان بنجر زمیں سے بھی بدتر ہے
جو اوپر سے موم حقیقت میں پتھر دل ہوتا ہے

جس پیار کی بنیاد دھوکے پہ رکھی جائے
اس کا منزل کو پانا بڑا مشکل ہوتا ہے

☆......☆......☆

اب تک کسی سے دل لگایا نہیں ہے
رات کی نیند دن کا چین گنوایا نہیں ہے

کیسے نئے محبوب کو خوش رکھنا ہے
یہ قرینہ ہمیں کسی نے سکھایا نہیں ہے

اس کی ہر چیز اسی طرح پڑی ہوئی ہے
ہم نے اس کی نشانیوں کو ہلایا نہیں ہے

اپنی ذات کو میری کمزوری سمجھتا رہا
بچھڑتے وقت ایک بھی آنسو بہایا نہیں ہے

☆......☆......☆

اس کے آنے سے قبل دل ہرا بھرا گلستاں تھا
اس کے آنے بعد وہ صورت زنداں تھا

میری محنت رنگ لائی اس میں پھر بہار آئی
میں کیسے ہار مان لیتا میرا جذبہ جواں تھا

میرے گلزار کی کلیاں اسے پکارتی رہیں
میں ڈھونڈتا رہا اس کا نہ کوئی نشاں تھا

اس کے قفس میں گھٹ گھٹ کر جیے ہم
ہم تنہا ، صیاد کے ساتھ سارا جہاں تھا

بادلوں کے آنسوؤں کی بارش ایسی برسی
اصغؔر کی حالت پہ پریشان آسماں تھا

☆......☆......☆

وہ جدائی کی مجھے بددعا دے گیا
نہ جانے کیوں ایسی سزا دے گیا

اب میں کہاں ڈھونڈھتا پھروں اسے
وہ کوئی نہ اپنے گھر کا پتہ دے گیا

لُوٹ کر لے گیا دل کا چین و قرار
اس مرض کی کوئی نہ دوا دے گیا

میرے ارمانوں کا قتل سرِ عام کرکے
مجھے ان کا نہ کوئی خون بہا دے گیا

جو ساری دنیا سے مجھے عزیز تھا
وہی شخص اصغؔر کو دغا دے گیا

☆......☆......☆

مجھے وہ میرا جان ادا لگتا ہے
کبھی دلبر کبھی دلربا لگتا ہے

اسے دیکھ کر ایسا محسوس ہوا
وہ میری محبت میں مبتلا لگتا ہے

وہ جو میرا اتنا خیال رکھتا ہے
یہ تو کوئی پرانا کرم فرما لگتا ہے

میری اس سے جان پہچان بھی نہیں
اجنبی ہو کے بھی آشنا لگتا ہے

نہ جانے اسے کیا روگ لگا ہے
وہ اور لوگوں سے جدا لگتا ہے

☆......☆......☆

ان کے دل تک اپنی رسائی ہو گئی ہے
ہماری بھی کسی سے آشنائی ہو گئی ہے

دل میں محبت ہو تو ہر شے حسیں لگتی ہے
محبت سے زندگی میں روشنائی ہوگئی ہے

اب ہم بھی سر اٹھا کر سرعام کہہ سکتے ہیں
کہ ہماری بھی کسی تک رسائی ہوگئی ہے

ہم تنہا ہی چلے تھے محبت کی جنگ جیتنے
میدان الفت میں اپنی پسپائی ہوگئی ہے

بھنور کو دیکھتے ہی سبھی سفینہ چھوڑ گئے
طوفاں سے بچ گئے مگر تنہائی ہوگئی ہے

ہم ابھی تک اس کی محبت کے قفس میں ہیں
کیسے سب سے کہہ دیں کہ رہائی ہوگئی ہے

جو قریب تھے وہ دور ہو گئے ہیں
ہمیں ملنے سے مجبور ہو گئے ہیں

میرے پاؤں کے چھالے تو دیکھ
ہم زخموں سے چور چور ہو گئے ہیں

جو دلوں میں بغض و حسد پالتے رہے
دیکھو ان کے چہرے بے نور ہو گئے ہیں

اس کی حسیں صورت کو دیکھ کر
اس سے محبت کرنے کو مجبور ہو گئے ہیں

ہمیں مٹانے والے سدا گمنام رہیں گے
جو لوگ اچھے تھے وہ مشہور ہو گئے ہیں

☆......☆......☆

سوچا نہ تھا وہ اتنے جلد بدل جائیں گے
میرے دل کو پھول کی طرح مسل جائیں گے

کسی سے بچھڑ کر کوئی مر تو نہیں جاتا
کچھ دنوں بعد ہم بھی سنبھل جائیں گے

تجھ سے وفا کرتے ہیں کرتے رہیں گے
ہم کیسے تیرے رنگ میں ڈھل جائیں گے

محبت کی پٹڑی پہ اپنی ریل ڈال دی ہے
تم ساتھ ہو تو ہم کیسے پھسل جائیں گے

کبھی غم کی شدت کبھی درد کی انتہا
اِن کی طرح آپ بھی مجھے مل جائیں گے

☆......☆......☆

اب جب کہ میرا دم نکلا جا رہا ہے
سنا ہے وہ مجھ سے ملنے آ رہا ہے

وہ میرے پہلو میں بیٹھا ہے لیکن
لگتا ہے وہ مجھ میں سما رہا ہے

دنیا میں جو آیا تھا بڑے خواب لے کر
دیکھو آج وہ خالی ہاتھ جا رہا ہے

ہم تو مقدر کے ستائے ہوئے لوگ ہیں
پھر ہمیں کیوں زمانہ ستا رہا ہے

جو خوشیاں بانٹتا تھا شہر بھر میں
آج کوئی نہ اس کے غم بٹا رہا ہے

☆......☆......☆

لگتا ہے دعاؤں کا اثر ہو گیا ہے
میرا دل محبت کا نگر ہو گیا ہے

ہر کوئی یہاں آ کر بیٹھ جاتا ہے
دل نہ ہوا بلکہ راہ گزر ہو گیا ہے

میرے دل میں جس کا گھر ہو گیا ہے
سمجھو دیر و حرم سے بے خبر ہو گیا ہے

اسے بھی شاید منزل کی تلاش ہے
اسی لیے تو میرا ہمسفر ہوگیا ہے

ہم نے پیار سے دل کو بہت بچانا چاہا
اک حسیں صورت سے مگر ہو گیا ہے

☆......☆......☆

خیالوں سے نکل کر زندگی میں آ گیا ہے
میری زیست کو وہ ورگ بنا گیا ہے

موسم بہار آتے ہی وہ لوٹ آئے گا
مجھے تو صرف اتنا ہی بتا گیا ہے

وہ صابر تھا صبر کی تلقین کرتا رہا
دعا کے لیے ہاتھ اٹھے تو یاد آ گیا ہے

میرا حوصلہ اس نے کچھ اتنا بلند کیا
وہ اونچی فضاؤں میں اڑتا چلا گیا ہے

نہ جانے کس دنیا سے آیا تھا وہ
مجھے چاہت کی برسات میں نہلا گیا ہے

☆......☆......☆

جیسے ہی میرے خط کا جواب آیا
یوں لگا مجھ پہ دوبارہ شباب آیا

اس سے بچھڑ کر ایسا محسوس ہوا
کہ اب ہمیں دنوں کا حساب آیا

جب بھی اس کا کوئی پیغام آتا ہے
مجھے لگتا ہے ڈاک میں گلاب آیا

میرے سپنے میں جب گزر ہوا اس کا
یوں لگا کہ کتنا حسیں خواب آیا

تم ساتھ ہو تو زندگی کتنی حسیں ہے
ابھی تو اصغؔر کو جینا جناب آیا

☆......☆......☆

ہم کچھ ایسے دیوانے ہیں
جو خود سے بیگانے ہیں

داستان لیلیٰ مجنوں نہ سنا
یہ قصے بڑے پرانے ہیں

لوگوں کے لبوں پہ اب
بڑے نئے نئے افسانے ہیں

دنیا کی رونقیں راس ہیں
دل کے اندر ویرانے ہیں

میرے قتل میں جو ملوث تھے
وہ ہاتھ جانے پہچانے ہیں

☆......☆......☆

اپنے دل کو کوئی اجڑا ہوا دیار نہ بنا
مگر کسی بے وفا کو اپنا یار نہ بنا

یہاں کوئی زیارت کرنے نہیں آئے گا
شہر دل سے اتنا دور اپنا مزار نہ بنا

ایک دن انہیں یہیں چھوڑ جانا ہے
تو یہاں شہنشاہوں جیسے دربار نہ بنا

ہر کسی سے سچے دل سے ملا کر
اپنے مفاد کے لئے کسی کو یار نہ بنا

یہ سمندر پار کبھی جا نہیں سکتی
کاغذ کی کشتی کے تو پتوار نہ بنا

☆......☆......☆

بے سہاروں کو جب سے سہارے ملے ہیں
یوں لگا کہ ہمیں چاند ستارے ملے ہیں

آپ سے قبل بہت دوست زیست میں آئے
مگر کوئی نہ آپ جیسے پیارے ملے ہیں

لگتا ہے ہماری جوڑی آسماں پہ بنی ہے
کچھ اس طرح ہمارے ستارے ملے ہیں

ہمیں ہر کوئی مذاق ہی مذاق میں ٹالتا رہا
سبھی لوگوں سے جھوٹے لارے ملے ہیں

ہم نے جس کسی سے اپنا غم بانٹنا چاہا
اصغؔر کو سب درد کے مارے ملے ہیں

☆......☆......☆

جب ہم اس جانِ جاں سے بچھڑے
ایسا لگا کہ سارے جہاں سے بچھڑے

اب تو ہمیں اتنی بھی خبر نہیں ہے
کہ ہم کب اور کہاں سے بچھڑے

اب تو اپنی کچھ ایسی حالت ہو چکی ہے
جیسے خانہ بدوش کارواں سے بچھڑے

ہم ایسے مرجھائے مرجھائے رہتے ہیں
جیسے کوئی پھول باغباں سے بچھڑے

زندگی میں بہت لوگ بچھڑے ہیں ہم سے
وہ بچھڑا تو لگا جیسے کوئی جاں سے بچھڑے

☆......☆......☆

ہم سے ملنے کی انہیں فرصت نہیں ہے
ان کے پاس جانے کی ہمیں اجازت نہیں ہے

اس کے دل پہ ہمارا کوئی زور تو نہیں
نہیں ملتا تو نہ ملے ہمیں شکایت نہیں ہے

اب وہ معمولی سی بات بھی نہیں مانتا
منتیں کرنے کی ہماری بھی عادت نہیں ہے

بہتر ہے کہ اس کی یاد کے ساتھ جی لیں
اب ہمیں کسی سہارے کی ضرورت نہیں ہے

ہم ہر کسی سے بڑے پیار سے ملتے ہیں
ہمارے دل میں کسی کے لیے کدورت نہیں ہے

☆......☆......☆

میرے تصور میں اک زہرہ جبیں ہے
جس سے میری کوئی پہچان نہیں ہے

وہ جگہ جگہ مجھے تلاش کرتی ہو گی
میرے دل کو اس بات کا پورا یقیں ہے

میری محبت تو ایسی بے مثال محبت ہے
جس کا دنیا میں کوئی ثانی نہیں ہے

نظریں جسے رات دن ڈھونڈتی ہیں
میں سمجھتا ہوں وہ چور یہیں کہیں ہے

کئی سالوں بعد جو اس کا چہرہ نظر آیا
بے ساختہ میرا دل کہہ اٹھا یہ وہی حسیں ہے

☆......☆......☆

ہم جب بھی ان سے عرض حال کرتے ہیں
خود روتے ہیں اور انہیں پرُ ملال کرتے ہیں

ان کی نوازشیں بھلا کیسے بھلا دیں
اب پہلے سے زیادہ میرا خیال کرتے ہیں

جب کبھی شدتِ غم ستاتی ہے انہیں
مجھے دکھوں میں شریکِ حال کرتے ہیں

کچھ ایسے پیارے لوگ بھی ہوتے ہیں
جو خدمت خلق کی قائم نئی مثال کرتے ہیں

ایسی نیک سیرت بخشی ہے مولا نے اسے
وہ جو بات بھی کرتے ہیں کمال کرتے ہیں

☆......☆......☆

جو لوگ دل کا اقرار تھے وہ کہاں گئے
جو یہاں سایہ دیوار تھے وہ کہاں گئے

اِس شہر کے لوگ میرے لیے اجنبی ہیں
جو سب اصغؔر کے یار تھے وہ کہاں گئے

یہاں تو کوئی کسی کا دکھ نہیں بانٹتا
وہ جو میرے غم خوار تھے وہ کہاں گئے

یہاں سب دولت کے پجاری بستے ہیں
جو صاحبِ کردار تھے وہ کہاں گئے

وہ اب ہمیں نہ جانے کب ملیں گے
ہم جن کے دلدار تھے وہ کہاں گئے

☆......☆......☆

اس دنیا میں سستی شہرت نہیں چاہیے مجھے
جو بھیک میں ملے ایسی دولت نہیں چاہیے مجھے

میں تنہا ہوں کوئی دوست کوئی ہمدم نہیں ہے
ایسے بھی کسی بے وفا کی چاہت نہیں چاہیے مجھے

اک تیرا ساتھ چاہتا ہوں تمام عمر کے لیے
تیری الفت کے سوا اور کی محبت نہیں چاہیے مجھے

☆......☆......☆

زیست کی تنہائی سے بچا لے مجھ کو
میرا کوئی نہیں ہے اپنا بنالے مجھ کو

میرا عزم تو تیری طرح بلند ہے جاناں
تیری جدائی کہیں توڑ نہ ڈالے مجھ کو

مجھے عمر بھر تیری نظر میں رہنا ہے
تو اپنی آنکھوں میں بسا لے مجھ کو

جو ہمیں اپنا رقیب سمجھتے ہیں
ہم انہی کو اپنا حبیب سمجھتے ہیں

وہ نظروں سے دور ہیں تو کیا
ہم انہیں دل کے قریب سمجھتے ہیں

اصغؔر دل کا تو شہنشاہ ہے جاناں
مگر لوگ اسے غریب سمجھتے ہیں

☆......☆......☆

اسے مجھ سے کتنا پیار ہے بتاتا نہیں ہے
میں کتنا چاہتا ہوں یہ بات آزماتا نہیں ہے

پہلے تو وہ چنچل مسکراتا رہتا تھا
اب تو کسی بات پہ بھی ہنستا نہیں ہے

ہم نے جان کے بدلے ان سے دل مانگا
کہنے لگے ہمارا دل تو اتنا سستا نہیں ہے

جب وہ ہم سے ملنے آئیں گے
اپنے بھی مقدر چمک جائیں گے

آج جی بھر کے دیکھیں گے انہیں
اس کے بعد شاید ہم مل نہ پائیں گے

دل کے سارے بھید کھولیں گے آج شب
انہیں کتنا چاہتے ہیں یہ بات بتائیں گے

☆......☆......☆

دل لگانے کی بڑی کڑی سزا پائی ہے
اب زیست میں کچھ نہیں صرف تنہائی ہے

اب میں ہوں اور اس کے پیار کی یادیں
اور یہ دنیا ہماری محبت کی تماشائی ہے

جہاں سے لوٹ کر آنے کا کوئی امکاں نہیں
تیری محبت ہمیں ایسی جگہ لے آئی ہے

تیری محبت کا اسیر بن کے رہوں گا
دل کی سلطنت کا وزیر بن کے رہوں گا

کوئی بھی ہمیں جدا نہ کر سکے گا
تیرے ساتھ تیری تقدیر بن کے رہوں گا

جسے تو مر کے بھی مٹا نہ سکے
تیرے ماتھے پہ وہ تحریر بن کے رہوں گا

آپ جو میرے پیارے دل کے اندر ہیں
اسی لیے آنکھوں میں حسیں منظر ہیں

جو ہر بار محفل کو لُوٹ کر چلا آئے
سبھی جانتے ہیں ہم ایسے سخنور ہیں

وہ مد مقابل ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں
جن کے ابھی نکلے نہ بال و پر ہیں

اس کے دل سے نکل کر بے گھر ہو گیا ہوں
جسے کوئی دیکھتا نہیں ایسا منظر ہو گیا ہوں

ان پتھر دل لوگوں کے ساتھ رہ رہ کر
لگتا ہے کہ میں بھی ایک پتھر ہو گیا ہوں

اُس سے محبت کرنے سے قبل میں اکبر تھا
اُس کا پیار ملتے ہی میں اصغرؔ ہو گیا ہوں

میرے سب ارمانوں کو کچل گیا ہے
یوں لگتا ہے کہ وہ بدل گیا ہے

جو وصل کی خوشی ساتھ لایا تھا
وہ ہجر کا غم دے کر نکل گیا ہے

آج اچانک اس کی یاد آتے ہی
محبت سے میرا دل مچل گیا ہے

☆......☆......☆

جس سمت دیکھوں وہی دکھائی دیتا ہے
میرے کانوں کو صرف وہی سنائی دیتا ہے

غلط بیانی کرنے میں نہیں کوئی اس کا ثانی
وہ جب بھی دیتا ہے جھوٹی صفائی دیتا ہے

میرے قتل کا صرف وہی چشم دید گواہ ہے
دیکھتے ہیں وہ عدالت میں کیا گواہی دیتا ہے

دوستوں کے دوست اور یاروں کے یار رہیں گے
کل بھی سدا بہار تھے اور ہمیشہ سدا بہار رہیں گے

کسی کے چمچوں اور لوٹوں کی ہمیں نہیں پرواہ
ہم نے سدا پیار بانٹا ہے اور بانٹتے پیار رہیں گے

دنیا میں ہم تمہارے ساتھ رہیں یا نہ رہیں دوستو
لیکن ہماری نشانی یہ ہمارے اشعار رہیں گے

دنیا میں اپنا اک درد مند رہتا ہے
سب کے سامنے ہمارا سر بلند رہتا ہے

وہ اپنا تو ذرا بھی خیال نہیں کرتا
مگر اوروں کے بارے فکر مند رہتا ہے

یہ اپنا حوصلہ ہے کہ سنبھل جاتے ہیں
ورنہ ہر کوئی پہنچاتا گزند رہتا ہے

دوستی کی ہے تو دوستی نبھانے آ
پھر کوئی گیت محبت کا سنانے آ

سکتے کے عالم میں کہیں مر نہ جاؤں
جتنا جلد ہو سکے مجھے رلانے آ

میرا دل تیری جیت کا انعام ہے
آج اپنا یہ انعام میرے ہاتھوں پانے آ

کچھ ایسا تیری یاد میں کھو جاتا ہوں
باتیں کرتے کرتے خاموش ہو جاتا ہوں

سپنوں میں ہر شب تیرا انتظار رہتا ہے
اب تو شام ہوتے ہی میں سو جاتا ہوں

اے دلِ بے تاب ملنے کو اتنا بے چین نہ ہو
اپنے دل کو یہ بات ہر روز سمجھاتا ہوں

وہ مجھ پہ احسان کر گیا ہے
دل اپنا مجھے دان کر گیا ہے

اب سب لوگ جانتے ہیں مجھے
شہر میں میری پہچان کر گیا ہے

دو جسم اک جان کہتے تھے لوگ
جاتے جاتے مجھے بے جان کر گیا ہے

دل میں کانٹے چبھو گیا وہ شخص
نہ جانے کہاں کھو گیا وہ شخص

سپنے میں آ کر مجھے جگا دیا
میرے خواب میں سو گیا وہ شخص

دن رات میں اسے کاٹ رہا ہوں
آنسوؤں کی فصل بو گیا وہ شخص

اس کا خیال آکر مجھے چونکا دیتا ہے
میرے کمرے کے ماحول کو مہکا دیتا ہے

ہر انسان کا اپنا اپنا مقدر ہے دوستو
ورنہ یہاں کوئی کسی کو کیا دیتا ہے

پہلے اپنی باتوں کے نشتر چلاتا ہے
پھر میرے زخموں پہ مرہم لگا دیتا ہے

☆......☆......☆

میں اب خبردار رہتا ہوں
مکاروں سے ہوشیار رہتا ہوں

مجھے جان کی نہیں پرواہ
عدو کے لیے تیار رہتا ہوں

اس کی باتیں یاد کرکے
رات بھر بیدار رہتا ہوں

☆......☆......☆

مجھے وہ بے حد پیاری لگتی ہے
کسی سلطنت کی راج کماری لگتی ہے

کسی دولت مند سے محبت نہ کرنا
ایسے کام میں ضرب کاری لگتی ہے

شہزادی کے خواب نہ دیکھ دلِ ناداں
دل جیتنے کے لیے عمر ساری لگتی ہے

☆......☆......☆

میرے خوابوں میں میرا دلبر آتا ہے
ہر روز وہ لینے میری خبر آتا ہے

مجھے جب بھی ملتا ہے وہ ستم گر
میرا تن من چاہ سے بھر جاتا ہے

میرے ذہن پہ وہی ہے چھایا ہوا
مجھے ہر جانب وہی نظر آتا ہے

☆......☆......☆

جب کسی سے محبت ہو جاتی ہے
پھر انسان کی قسمت سو جاتی ہے

یہ تو اچھے خاصے شناور کو بھی
غم کے سمندر میں ڈبو جاتی ہے

آج بھی جب کسی کی یاد آتی ہے
کئی کانٹے دل میں چبھو جاتی ہے

☆......☆......☆

تیری تصویر سینے سے لگائے رکھتا ہوں
یہ بات مگر تجھ سے چھپائے رکھتا ہوں

تیری تصویر کو تنہا ہونے نہیں دیتا
اسے باتوں میں لگائے رکھتا ہوں

غمِ دوراں کی مجھے پرواہ نہیں ہے
میں ہر دکھ درد سے بنائے رکھتا ہوں

پیار محبت کا شجر ہوتا ہے
اس کے ساتھ چاہت کا ثمر ہوتا ہے

الفت کا سفر بڑا کٹھن ہوتا ہے
اس سمندر میں ہجر کا بھنور ہوتا ہے

اس راستے خوشیوں کا گزر نہیں ہوتا
یہ تمام راستہ آنسوؤں کا سفر ہوتا ہے

☆......☆......☆

آنکھوں کو آنسوؤں سے دھوتے ہیں ہم
جب تمہاری یاد آئے تو موتی پروتے ہیں ہم

یہ نہ جانتے تھے کہ محبت میں ایسا ہوتا ہے
اب دنیا والوں سے چھپ کر روتے ہیں ہم

روتے ہوئے گزرتی ہے شب غم اپنی
سحر کو یادوں کی سیج پہ سوتے ہیں ہم

☆......☆......☆

منظومات

مبارک ہو سب کو ماہ رمضان کی
آج آزادی ختم ہوگئی ہے شیطان کی

اللہ کے آگے جھولیاں پھیلائیں گے
سب لوگ مرادیں دل کی پائیں گے

ہم پہ اپنی رحمت کا مینہ برسا مولا

ہم پہ اپنی رحمت کا مینہ برسا مولا
امت مسلمہ کی بگڑی بنا مولا

جو صراطِ مستقیم کی سمت جاتی ہو
ہم سب کو تو ایسی راہ دکھلا مولا

انجانے میں شرک کے مرتکب نہ ہوں
ہمیں توحید کا اصل مفہوم سمجھا مولا

جو ملاں اپنے سوا سب کو کافر جانیں
ایسے جاہل علماء سے ہم کو بچا مولا

غیر مذہب بھی ہم سب پہ رشک کریں
ہم سب کو ایسے سچے مسلم بنا مولا

☆......☆......☆

اسلام کیا ہے دنیا کو سمجھایا آپؐ نے

اللہ سے سب کو متعارف کرایا آپؐ نے
اسلام کیا ہے دنیا کو سمجھایا آپؐ نے

جو بت پرستی میں ڈوب چکے تھے
توحید کا راستہ انہیں دکھایا آپؐ نے

بات بات پہ فال نکالا کرتے تھے جو
صراطِ مستقیم کیا ہے بتایا آپؐ نے

جو لوگ اللہ کے شریک رکھتے تھے
اس طرح کی سوچوں کو مٹایا آپؐ نے

عیش و عشرت کے رسیا تھے جو
اللہ سے ان کا ربط بڑھایا آپؐ نے

☆......☆......☆

مبارک ہوسب کو ماہ رمضان کی

مبارک ہو سب کو ماہ رمضان کی
آج آزادی ختم ہوگئی ہے شیطان کی

اللہ کے آگے جھولیاں پھیلائیں گے
سب لوگ مرادیں دل کی پائیں گے

مبارک ماہ میں اپنی عاقبت سنوار لو
یتیموں کی مدد کرکے دعائیں بے شمار لو

گلیاں سجی ہیں رونق ہے بازاروں میں
اتنی رونق نہ دیکھی کبھی گلزاروں میں

اب تو موسمی نمازی بھی لوٹ آئیں گے
دوکاندار قیمتیں مرضی سے لگائیں گے

☆......☆......☆

محبت میں فرزانہ

پہلے دل کسی کی محبت میں فرزانہ ہوا
پھر اس کی محبت میں کچھ ایسا دیوانہ ہوا

پہلے پہل تو بڑی شہرت پائی پریم کہانی نے
اُس کے بعد یہ ایک دردناک افسانہ ہوا

جب دونوں جانب سے شکوے شکایتیں ہوئیں
چند دنوں میں ہی ختم یہ عاشقانہ ہوا

اس کے بھائی سے ہم نے دوستی کر لی
اسی بہانے ان کے گھر آنا جانا ہوا

جب ان کے گھر میں یہ بات پھیلی
اس کے بعد ختم ہمارا عاشقانہ ہوا

☆......☆......☆

ریشماں جس روز جواں ہوئی تھی

ریشماں جس روز جواں ہوئی تھی
ساری گلی بڑی پریشاں ہوئی تھی

آتے جاتے وہ چھیڑتی تھی مجھ کو
پھر شروع ہماری داستاں ہوئی تھی

لوگوں کی زبانی ہمارے پیار کا سن کر
کئی دن پریشاں اس کی ماں ہوئی تھی

اس شب چراغاں ہی چراغاں رہا
اس کے رشتے کی جب زباں ہوئی تھی

اتنے میں پڑوسن نے مجھے جگا دیا
ابھی اس سے شادی کہاں ہوئی تھی

☆......☆......☆

سفید پھول

آج صبح جیسے ہی
میں اپنے آنگن میں
گیا تو سبھی پھولوں
نے مجھے نظر انداز
کر دیا مگر جانتی ہو
جو تمہارا پسندیدہ سفید
گلاب کا پھول ہے
جو میری طرح بڑا
پیارا ہے
مجھ سے تمہارے بارے
پوچھنے لگا اور دھاڑیں
مار کر رونے لگا
میں نے اسے تمہارا

ہوائی ٹکٹ دکھایا تو

وہ خاموش ہو گیا

اب وہ ہر روز مجھ

سے پوچھتا ہے کہ

تمہارا دوست کب آئے گا

اب میں اسے کیسے

بتاؤں کہ وہ

ٹکٹ نقلی تھا

اگر اسے حقیقت کا

علم ہو گیا تو وہ

سدا کے لیے

مرجھا جائے گا

☆......☆......☆

محبت کیا ہوتی ہے

تم نے مجھ سے
پوچھا ہے جاناں کہ
محبت کیا ہوتی ہے
محبت سکونِ دل
راحتِ جاں ہوتی ہے
یہ الفاظ میں کب
بیاں ہوتی ہے
یہ آنکھوں سے
عیاں ہوتی ہے
اس میں شکوے
گلے نہیں ہوتے
اس میں کبھی
شکایتیں نہیں ہوتیں

محبوب کی ہر ادا
اچھی لگتی ہے
اس کی جھوٹی بھی
سچی لگتی ہے
دلوں کو جیتنا
آسان کام نہیں
کئی بار کسی کی
محبت پانے میں
ساری زندگی لگتی ہے

☆......☆......☆

قطعات

اک تیرے سوا

اک تیرے سوا کسی اور سے واسطہ نہیں ہے
میری نظر میں تجھے پانے کا کوئی راستہ نہیں ہے

اس دنیا میں کسی اور سے میرا رابطہ نہیں ہے
تیرا ہے اصغؔر یہ کسی اور سے وابستہ نہیں ہے

☆......☆......☆

جب ملتا ہے

جب ملتا ہے سوئے غموں کو جگا دیتا ہے
درد بھری باتیں کرکے مجھے رلا دیتا ہے

میری نشانیوں کو پہلے جمع کرتا ہے
پھر ماچس لے کر سب کو جلا دیتا ہے

☆......☆......☆

جس دن تم تک رسائی ہو جائے گی

جس دن تم تک رسائی ہو جائے گی
دیکھنا پھر ختم یہ جدائی ہو جائے گی

جب ہم تم سدا کے لیے ایک ہو جائیں گے
اس دن اپنی ساری خدائی ہو جائے گی

☆......☆......☆

جب وہ ہم سے بچھڑے

جب وہ ہم سے بچھڑے تو یاد آئے بہت
ہم نے ان کی جدائی میں آنسو بہائے بہت

ہجر کو سینے سے لگا کر سوئے بہت
وصل کی زمیں میں بیج بوئے بہت

☆......☆......☆

ذرا آ کے دیکھ

میں تیرے پیار میں فنا ہو گیا ہوں
کوئی نہیں سنتا ایسی صدا ہو گیا ہوں

تجھے ملنے سے قبل کیا تھا اصغؔر
ذرا آ کے دیکھ اب میں کیا ہو گیا ہوں

☆......☆......☆

ہجر کے درد کی کتنی پیاری تاثیر ہے

میرے ساتھ تیرے پیار کی توقیر ہے
ہجر کے درد کی کتنی پیاری تاثیر ہے

کچھ آنسو ، حسیں یادیں ، محبت بھری باتیں
پیار محبت کی کچھ ایسی ہی تقدیر ہے

☆......☆......☆

محبت کی آواز

میرے سخن میں سوز نہ ساز ہے
سب کے لیے محبت کی آواز ہے

اپنوں سے گلہ نہ دشمنوں سے عداوت
ہر بات کہنے کا میرا اپنا انداز ہے

☆......☆......☆

آخری خط

آج ہم نے کسی کو بھلا دیا ہے
اس کی یاد کا ہر نقش مٹا دیا ہے

زندگی کے کسی لمحے وہ یاد نہ آئے
اسی لیے اس کا آخری خط جلا دیا ہے

☆......☆......☆

تنہائی

اب کسی سے بھی میری شناسائی نہیں ہے
کون کہتا ہے کے زیست میں تنہائی نہیں ہے

سنا تھا تعلق بڑھتا ہے تو روگ بن جاتا ہے
اسی لیے کوئی مورت دل میں بسائی نہیں ہے

☆......☆......☆

وہ میرے دل کا ہر راز جانتا ہے

وہ میرے دل کا ہر راز جانتا ہے
خوشی دینے کو نماز جانتا ہے

اس کے دل میں محبت ہی محبت ہے
اسی لیے وہ سب کو پاک باز جانتا ہے

☆......☆......☆

جورو جفا

جورو جفا سہتا رہتا ہوں
کسی سے کچھ نہ کہتا ہوں

وہ ستم میں کمی نہیں کرتا
میں بھی خاموش رہتا ہوں

☆......☆......☆

چنگاریاں

وہ کسی نہ کسی بہانے آتے ہیں
ہر بار میرا دل جلانے آتے ہیں

چنگاریاں جب شعلے بنتی ہیں
پھر کہیں انہیں بجھانے آتے ہیں

☆......☆......☆

رسمِ اُلفت

وہ جو میرے دل میں قیام کرتے ہیں
اپنی آنکھوں سے مجھے سلام کرتے ہیں

کسی کو اپنے سے کم تر نہیں سمجھتے
دنیا میں رسمِ الفت کو عام کرتے ہیں

☆......☆......☆

انہیں پیار ہے مجھ سے

انہیں پیار ہے مجھ سے یہ بات تسلیم کرتے ہیں
ستم روا رکھتے ہیں اس میں نہ ترمیم کرتے ہیں

وہ ہمیں جتنا چاہیں ستا لیں ان کا حق بنتا ہے
ہم دوستوں کی طرح ان کی تعظیم کرتے ہیں

☆......☆......☆

میری منزل ہے تُو

میں اک مسافر ، میری منزل ہے تُو
میں تیرا شاعر ، میری غزل ہے تُو

اور کوئی میری آنکھوں کو بھاتا نہیں
ہر طرح سے میرے پیار کے قابل ہے تُو

☆......☆......☆

انہیں طلب کیا تھی

انہیں طلب کیا تھی چھپ کر ہمارے دل میں آنے کی
جب ہم انہیں دے چکے تھے چابیاں اس خزانے کی

ان کا پیار پانا میرے لیے خدا کی بہت بڑی نعمت ہے
اس کے بعد مجھے حاجت نہیں کسی اور در پہ جانے کی